*Muslims who believe in the Messiah*
*Mirza Ghulam Ahmad of Qadian*

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

القران الحکیم ۶۵:۱۲

نبوت - فتح ۱۳۹۴ ہش
نومبر - دسمبر ۲۰۱۵ء

# ۶۷واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ

Scenes from the 67th Jalsa Salana, United States

# النُّورِ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

(البقرۃ:۲۵۸)

جلد ٦٦ شمارہ ۱۱، ۱۲

## فہرست



...فَلَا تَخَافُوۡہُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝

(آل عمران:176)

پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

... وَاِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ ۝

(البقرۃ:41)

اور بس مجھ ہی سے ڈرو۔

...فَلَا تَخۡشَوۡہُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ ...

(البقرۃ:151)

پس اُن سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

(700 حکمِ خداوندی صفحہ 83-84)

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت احمدیہ، یو ایس اے

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

مدیر: سید ساجد احمد

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ: publications@ahmadiyya.us

OR

Editor Ahmadiyya Gazette
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

# قرآن کریم کے چھ دعوے

تَاللّٰہِ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ فَزَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُوَ وَلِیُّہُمُ الۡیَوۡمَ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ○ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ۙ وَہُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ○ (النحل آیت 65,64)

ترجمہ و تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ دعوے پیش کئے گئے ہیں۔ پہلا یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے پہلے بھی رسول آتے رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ تَاللّٰہِ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ مجھے اپنی ذات ہی کی قسم کہ پہلی اُمّتوں میں بھی رسول بھیجے جاتے رہے ہیں۔ دوسرا دعویٰ یہ فرمایا کہ فَزَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ اس کے بعد وہ قومیں بگڑ گئیں۔ اُن کو جو تعلیمیں دی گئی تھیں اُن میں انہوں (نے) نقص پیدا کر دیا اور لوگوں نے اپنے نفسانی خیالات کو خوبصورت سمجھنا شروع کر دیا۔

انسان کی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ پہلے وہ بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اُس کی تائید میں دلائل لاتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ ایک چور سے مَیں نے پوچھا کہ کبھی تمہیں چوری کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ اس کے جواب میں اُس نے کہا۔ اصل میں حلال کی کمائی تو ہماری ہی ہوتی ہے۔ ہم خطرات میں پڑ کر مال حاصل کرتے ہیں چونکہ اس طرح ہمیں بہت محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ ہمارے لئے حلال ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہے کہ چور بھی اپنی چوری کو جائز قرار دینے کے لئے دلیل پیش کرتے ہیں۔

غرض پہلے انسان بدی کرتا ہے اور پھر اُس کے جواز کی دلیلیں بناتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں نیکی رکھی ہے جو برے فعل پر اس کو ملامت کرتی ہے۔ چونکہ انسان ہر وقت کی ملامت برداشت نہیں کر سکتا اس لئے اپنے فعل کو جائز قرار دینے کیلئے دلائل پیدا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَزَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ اُن کو اُن کے اعمال خوبصورت دکھانے لگتا ہے۔ اور جب لوگ کسی بُرے فعل کے عادی ہو جاتے ہیں تو اُسے اچھا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

تیسرا دعویٰ یہ کیا کہ فَہُوَ وَلِیُّہُمُ الۡیَوۡمَ۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گیا۔ ساری کی ساری قومیں آج بھی ایسی حالت میں ہیں۔ اب تک اس شیطانی عمل کا اثر اور اس کی لعنت اُن پر باقی ہے۔ کیونکہ جو بگاڑ ایک دفعہ پیدا ہوا۔ اُسے خدا ہی دُور کر سکتا ہے کوئی انسان دُور نہیں کر سکتا۔ چوتھی بات یہ بیان کی کہ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وہ اس نقص کی وجہ سے جہنّم میں گرنے کے خطرہ میں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُن کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

پانچویں یہ بات بیان کی کہ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ رحمت کا دروازہ کھولتا۔ جب اُس کے بندے گمراہ ہو گئے۔ پہلی کتابیں خراب ہو گئیں تو خدا تعالیٰ نے رحمت کا دروازہ کھولا پس اے رسولؐ! اُس نے تجھ پر یہ کتاب اتاری ہے تا کہ تُو انہیں وہ اصل تعلیم بتائے جس سے اختلاف کر کے وہ ادھر اُدھر چلے گئے تا کہ بگاڑ دُور ہو۔

چھٹی بات یہ بیان کی کہ پھر اسی پر بَس نہیں کیا کہ بگاڑ دُور کر دے بلکہ اس کتاب میں زائد باتیں بھی بیان کی ہیں۔ نہ صرف پہلی کتابوں اور پہلے فلسفوں کی غلطیاں بتائیں۔ بلکہ ایسی باتیں بھی بتائی ہیں جو اس سے پہلے فلسفیوں کے ذہن میں بھی نہیں آئیں۔ اور وہ دو قسم کی ہیں۔ ھُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ۔ ایک ھُدًی اور دوسری رحمت۔

ہدایت کے معنے ہیں ذہنی اور عقلی ترقی کے سامان۔ اور رحمت کے معنے ہیں عملی ترقی اور آرام و آسائش کے سامان۔ گویا قرآن میں صرف ذہن کی ترقی کے سامان ہی نہیں بلکہ عملی ترقی کے سامان بھی ہیں اور یہی دو چیزیں ہوتی ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے تمام مذاہب اور تمام فلسفے کوشش کرتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں قرآن میں موجود ہیں۔ اس میں ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی۔ (فضائل القرآن نمبر 5، صفحہ 282 تا 284)

# احادیث مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھا قَالَت: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمرًا فَترَخَّصَ فِیْہِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِہٖ فَکَاَنَّھُمْ کَرِھُوْا وَتَنَزَّھُوْا عَنْہُ فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَقَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَھُمْ عَنِّیْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِیْہِ فَکَرِھُوْہُ وَتَنَزَّھُوْا عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَاَنَا اَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً۔

(مسلم کتاب الفضائل باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار ایک معاملے کے بارے میں رخصت اور سہولت کا پہلو اختیار کیا جب اس بات کا علم آپؐ کے صحابہؓ کو ہوا تو ان میں سے بعض نے اسے ناپسند کیا اور وہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ تو معصوم ہیں، ہم تو ایسا نہیں کر سکتے۔ حضور کو جب صحابہ کے اس خیال کا علم ہوا تو آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! جب میں نے ایک معاملے میں رخصت اور سہولت کے پہلو کو اختیار کیا ہے تو تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو اور کیوں اس سے بچتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل ہے اور میں ان سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں یعنی اگر اس میں خدا کی ناراضگی کا کوئی پہلو ہوتا تو میں اس سہولت کے پہلو کو کبھی اختیار نہ کرتا۔ پس میرے اس اقدام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مجھے حاصل ہے۔

************

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ۔ قَالَ ابْنُ وَھَبٍ: مُحَدَّثُوْنَ: اَیْ مُلْھَمُوْنَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدَث ہوا کرتے تھے یعنی وہ الہام الٰہی سے سرفراز ہوتے تھے۔ میری امت میں جو محدَث ہوں گے ان میں حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں ابن وہب کہتے ہیں کہ محدَث سے مراد ملہم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پانے والے ہیں۔

************

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ فَاِنْ یَّکُنْ مِنْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ تھے جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ (مستقل) نبی ہوتے۔ میری امت میں حضرت عمرؓ اسی درجہ کی شخصیت ہیں۔

************

# نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"میرے دعوے کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شُبہ کا دُور ہونا بہت سہل ہے کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔

اوّل عقل سے یعنی دیکھنا چاہیئے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس وقت اُس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں اور انسانوں کی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو؟

دوسرے پہلے نبیوں کی پیشگوئی۔ یعنی دیکھنا چاہیئے کہ پہلے کسی نبی نے اُس کے حق میں یا اُس کے زمانہ میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کی ہے یا نہیں؟

تیسرے نصرتِ الٰہی اور تائیدِ آسمانی یعنی دیکھنا چاہیئے کہ اس کے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں؟

یہ تین علامتیں سچے مامور من اللہ کی شناخت کے لئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کرکے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں اب چاہو تم قبول کرو یا نہ کرو اگر عقل کی رُو سے نظر کرو تو عقلِ سلیم فریاد کر رہی ہے اور رو رہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ اندرونی اور بیرونی حالتیں دونوں خوفناک ہیں اور مسلمان گویا کہ ایک گڑھے کے قریب کھڑے ہیں یا ایک تند سیل کی زد پر آپڑے ہیں۔ اگر پہلی پیشگوئیوں کو تلاش کرو تو دانیال نبی نے بھی میری نسبت اور میرے اس زمانہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو دیکھ لے اور صدی کے سر پر مجدد آنے کی پیشگوئی بھی پڑھ لے اور اگر میری نسبت نصرتِ الٰہی کو تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔

منجملہ ان کے وہ نشان ہے جو آج سے چوبیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور اُس وقت لکھا گیا جبکہ ایک فردِ بشر بھی مجھ سے تعلق بیعت نہیں رکھتا تھا اور نہ میرے پاس سفر کرکے کوئی آتا تھا۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاتیک من کل فجّ عمیق۔ یاتون من کل فجّ عمیق۔ یعنی وہ وقت آتا ہے کہ مالی تائیدیں ہر ایک طرف سے تجھے پہنچیں گی۔ اور ہزارہا مخلوق تیرے پاس آئے گی۔ اور پھر فرماتا ہے ولا تصعر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من الناس یعنی اسقدر مخلوق آئے گی کہ تو اُن کی کثرت سے حیران ہو جائے گا۔ پس چاہیئے کہ تو اُن سے بداخلاقی نہ کرے اور نہ ان کی ملاقاتوں سے تھکے۔"

(روحانی خزائن جلد 20، لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 241-242)

# خلاصہ جات خطبات جمعہ

# فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## 7/اگست 2015ء

حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ: آپؓ کی حضرت مسیح موعودؑ سے پہلی ملاقات بھی حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک لطیفہ ہی ہے، کہتے ہیں کہ میں ملاقات کیلئے قادیان آیا لیکن حضرت مسیح موعودؑ گورداسپور میں تھے اس لئے وہاں گیا، جس مکان میں حضرت مسیح موعودؑ ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا، حامد علی صاحب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے مولوی برہان الدین صاحبؓ کو اندر جانے کی اجازت نہ دی مگر وہ کہتے ہیں کہ میں چھپ کر دروازے تک پہنچ گیا۔ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ: آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں احمدی ہوئے، ان میں بڑا اخلاص تھا اور خوب تبلیغ کرنے والے تھے ان کا ایک واقعہ حضرت مسیح موعودؑ بڑے درد کے ساتھ سنایا کرتے تھے، ابتدا میں ان کی مالی حالت بڑی اچھی تھی اور اس وقت وہ دین کیلئے بڑی قربانی کرتے تھے، 300 سے 500 روپے ماہوار تک چندہ بھیجتے تھے، خدا کی قدرت کہ وہ بعض کام تجارتی لحاظ سے غلط کر بیٹھے اور اس وجہ سے ان کی تجارت بالکل تباہ ہوگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے جس دن ایک کیس کا فیصلہ سنایا جانا تھا، ہماری جماعت میں ایک دوست تھے جن کو پروفیسر کہا جاتا تھا، پہلے جب وہ احمدی نہیں تھے تو تاش وغیرہ کھیلا کرتے تھے بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اور چار پانچ سو روپیہ صرف تاش کے کھیل سے کمالیا کرتے تھے مگر احمدی ہونے پر انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا اور معمولی دکان کرلی، انہیں حضرت مسیح موعودؑ سے عشق تھا اور غربت کو اخلاص سے برداشت کرتے تھے، اپنی دکان کے گاہکوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور اگر کوئی حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کوئی بات کرتا تو لڑ پڑتے تھے۔ آجکل گرمیوں میں یورپ میں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت بھی قرار دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں آجکل معاشرے میں عریانی کو ہی فیشن سمجھ لیا گیا ہے، اب انتہا یہاں تک ہوگئی ہے کہ خبر تھی کہ کسی جگہ مسلمان لڑکیوں کا گروپ سائیکل چلا رہا تھا، سائیکل چلاتے ہوئے انہوں نے گرمی محسوس کی تو انہوں نے کپڑے ہی اتار دیئے، گویا اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ جسم کے بعض حصے اخلاقاً اور طبعاً بھی ننگے رکھنا مسلمانوں کیلئے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی عادت تھی کہ آپؑ جب گفتگو فرماتے یا لیکچر دیتے تو اپنے ہاتھ کو رانوں کی طرف اس طرح لاتے جیسے کوئی ہاتھ مارتا ہے، حضرت مسیح موعودؑ جب اس طرح ہاتھ ہلاتے تو مولوی یار محمد صاحب محبت کے جوش میں فوراً کود کر آپؑ کے پاس پہنچ جاتے اور جب کوئی پوچھتا کہ مولوی صاحب یہ کیا کیا ہے آپ نے تو کہتے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے اشارہ سے بلایا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے مثال دے کر فرمایا کہ یہ دیوانگی اور عشق کی حالت ہے کہ جب نہیں بھی توجہ دی جارہی تب بھی محبوب کے غیر ارادی طور پر ملنے والے ہاتھ کو اپنے قریب آنے کا اشارہ سمجھتے ہیں۔

## 14/اگست 2015ء

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہورہا ہے، جلسہ کی تیاری کیلئے چند ہفتوں سے رضاکار کارکنان حدیقۃ المہدی جارہے ہیں اور گزشتہ عشرہ سے تو بھرپور طور پر خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان کام کررہے ہیں، جنگل میں جلسہ کے انعقاد کیلئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں لیکن برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضاکار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ آنحضور ﷺ جب مہمان سپرد کرتے تھے تو مہمانوں سے یہ بھی دریافت کرتے تھے کہ کیسے

مہمان نوازی ہوئی، ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے انصار کو ایک قبیلہ کی مہمان نوازی کا ذمہ ٹھہرایا، صبح جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ رات کو تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، ہمارے آرام کا خیال رکھا، ہمیں عمدہ کھانے کھلائے اور پھر کتاب و سنت کی تعلیم بھی دیتے رہے، پس یہ ہیں میزبانوں کے فرائض، جن لوگوں کے گھر بھی جلسہ کے دوران مہمان رہ رہے ہیں ان کو بھی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ وقت مذہبی گفتگو میں گزاریں، نیکی کی باتیں کی جائیں اور سکھائی جائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک دفعہ انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے مہمانوں کو کھانا نہیں ملا اور ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کی اطلاع دی چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ لنگر خانہ میں رات کوریا کیا گیا ہے اس کے بعد آپؑ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کیلئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا، باوجود آپؑ کی طبیعت کی نرمی کے آپؑ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں کمی اور ریا برداشت نہیں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے، اس لحاظ سے بھی حضور نے دعا کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود پسند لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں کے عمل سے ملک کو محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ عوام الناس کو عقل اور سمجھ بھی عطا کرے کہ وہ ایسے راہنما منتخب کریں جو ایماندار اور اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں، ان کو اس بات کی حقیقت بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اس ملک کی بقا اور سالمیت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے، ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں اس ملک کی بقا ہے، رب العالمین رحمان اور کریم خدا کے نام پر ہر طرف ظلم کے بازار گرم ہیں۔ کمال آفتاب صاحب آف یوکے کی 33 سال کی عمر میں وفات، محمد نعیم صاحب بعمر 36 سال اور انکے صاحبزادے بعمر 12 سال کی وفات۔

## 21 اگست 2015ء

آج انشاءاللہ جمعہ کی نماز کے بعد جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہو گا، لیکن جمعہ کی بھی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج جلسہ کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کیلئے جو دعائیں کریں اس میں جلسہ کے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں، جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے کہ اپنے مولا کریم اور رسول کریم ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے، دل پر محبت اسی وقت غالب آ سکتی ہے جب ہم آپ ﷺ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے، آپ ﷺ کی محبت کی وجہ سے آپ ﷺ پر درود اور آپ ﷺ کی اتباع پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا فرمائے گی۔ یہ جلسہ ہمیں آپس کے باہمی تعلقات بڑھانے میں مدد دے گا، پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اس کو دنیاوی میلوں کی طرح میلہ نہیں سمجھنا، ہماری توجہ ان دنوں میں ربانی باتوں کے سننے کی طرف ہونی چاہئے، آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے، نہ ہی اپنے وقت کا حصہ بازاروں میں گزار کر ضائع کریں گے، ریویو آف ریلیجن نے بھی اس سال اپنے سٹال کو وسعت دی ہے اور کفن عیسیٰ کے بارہ میں بھی بہت معلومات ہیں وہاں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ مقرر کی لفاظی اور خطابت کو ہی دیکھا جائے، آپؑ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں زوال اور عزت صرف اس لئے ہوئی ہے کہ تقریر کی مغز کو نہیں دیکھا جاتا، صرف ظاہری خوبصورتی اور کھوکھلے پن کو دیکھا جاتا ہے، مجلسوں میں آنے والے مسلمان اخلاص لے کر نہیں جاتے، پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ اتنا خرچ کر کے یہاں آنا بے فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مکرم اکرام اللہ صاحب کی تونسہ شریف پاکستان میں شہادت، پروفیسر محمد علی صاحب کی وفات۔

## 28/ اگست 2015ء

آجکل دنیا کی ہم پر نظر ہو رہی ہے، احمدی اور غیر احمدی جلسہ کی کارروائی ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں، خاص طور پر برطانیہ کے جلسہ کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے، ہم لاکھوں پاؤنڈ ایم ٹی اے پر خرچ کرتے ہیں صرف اس لئے، ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو، اس تک یہ پیغام پہنچ رہا ہو، پس ہماری خوشی اور مبارکباد جلسہ کے کامیاب انعقاد پر صرف مبارک بادوں تک محدود نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے ان رضاکاروں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسہ کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی، ٹرانسپورٹ ہے، رہائش ہے، کھانا پکانا ہے، جلسہ گاہ ہے، ایم ٹی اے ہے غرض یہ کہ بے شمار شعبے ایسے ہیں جن میں مردوں نے بھی، عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی اور جلسہ کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کیلئے بھرپور کوشش کی، تمام رضاکار مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں اپنے کاموں میں، کوئی کسی کمپنی کا ڈائیریکٹر ہے، کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی انجینیئر، کوئی سائنسدان ہے اور دوسرے شعبے ہیں لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں، لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ وہ کیا ہے، آگ کے سامنے کھڑا ہے۔ ارجنٹینا سے ایک احمدی آئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا، جلسہ سالانہ کے انتظام سے میں بہت متاثر ہوا ہوں، سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ نوجوان نسل کی موجودگی تھی، میں نے آج تک کسی مذہب میں کسی مذہبی پروگرام میں نوجوان نسل کی اس قدر شمولیت نہیں دیکھی جس طرح جماعت احمدیہ میں ہے، عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے، بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا، میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں کہ میں ارجنٹینا کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ فرانس کے ایک بڑے خاندان نے جلسہ میں شمولیت کی، اس خاندان کے اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کرلی تھی، انکے والد صاحب نے جنہوں نے بیعت نہیں کی تھی جمعہ کی نماز سے پہلے کہنے لگے کہ میں اس ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں، یہاں اس جلسہ میں شامل ہو کر اور اس جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میرے بچے کیوں احمدی ہوئے ہیں اور جب سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت ہی بدل گئی ہے، کہتے ہیں میں جب جوان تھا تو میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک عجیب سی جگہ ہے جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں، اب جلسہ پر آکر وہ خواب یاد آرہی ہے۔ گھانا کے ایک دوست نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ کر میرے پر جذباتی کیفیت طاری ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہے، میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مبلغ بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں، ایک خاتون نے گھانا سے فون پر کہا کہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں، میں مسلمان تو ہوں لیکن یہ جلسہ دیکھ کر میں احمدی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ سیدہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی وفات۔

## 4/ ستمبر 2015ء

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں: مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے، یہ تبدیلی یقیناً انہیں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے، اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے، اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو بھی نعمتوں سے نوازتا ہو اور ان کے ماننے والوں کو بھی، بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعودؑ جب پیدا ہوئے تو آپؑ کے ماں باپ نے آپؑ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی، مگر جب آپؑ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپؑ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپؑ کے والد آپؑ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں، ایک دفعہ آپؑ کے والد صاحب نے ایک سکھ کو آپؑ کے سمجھانے کیلئے بھجا، اس سکھ نے حضرت مسیح موعودؑ کو جا کر کہا کہ آپؑ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا، اس نے کہا اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیمؑ ہیں،

نوحؑ ہیں، عیسیٰؑ ہیں، موسیٰؑ ہیں، محمد ﷺ ہیں تو مجھے بھی خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تو محمد ﷺ ہے، لوگ اسے سمجھانے لگے لیکن وہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے، جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے اسے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بھیج دیا، چنانچہ وہ شخص حضرت مسیح موعودؑ کے پاس لے جایا گیا اور اس نے یہی بات دہرائی۔ حقیقت یہ ہے کہ تغیر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے، پس وہ لوگ جو بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھاتا ہے، اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے، نشانات ظاہر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے، یہی ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دیکھا اور یہی آپؑ کی پیشگوئی درباره حضرت مصلح موعودؓ جو تھی اس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور خلافت احمدیہ میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کو پورا ہوتے دیکھا۔ صاحبزادی امتہ الباری بیگم صاحبہ کی وفات جو حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور حضرت مرزا شریف صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔

## 11/ستمبر 2015ء

ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو، ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کیلئے بھی سلامتی کے سامان کرے، پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا، اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔ سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں لگن سے اس کام پر لگی ہوئی ہے، جس کے نتیجہ میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی بکھیرنے کیلئے لاکھوں لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں، ان کے بارہ میں اگر میڈیا کو بتایا جائے بھی تو توجہ نہیں دی جاتی بلکہ بالکل بھی توجہ نہیں دیتے اور دنیا کے سامنے بعض مسلمان گروہوں کی منفی تصویر پیش کی جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں دنیا کی غیر مسلم آبادی سمجھتی ہے کہ اسلام کا مطلب شدت پسندی اور ناانصافی ہے۔ گنی ملک میں ایک چھوٹی سی جگہ ہے جو دارالحکومت سے 500 کلو میٹر دور ہے، وہاں جب ہمارے لوگ تبلیغ کیلئے پہنچے تو وہاں ہمارے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب نے تبلیغی نشستوں کا آغاز کیا، ابھی تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی پہنچ گیا شر پھیلانے کیلئے، کچھ دیر تو باتیں خاموشی سے سنتا رہا پھر بڑے غصے سے کہا کہ تمہیں یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں، وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم تو یہ باتیں جو ہمیں سننے کو مل رہی ہیں، اتنے عرصے میں کبھی ہمیں نہیں بتائیں، چنانچہ وہ مولوی شرمندہ ہو کر وہاں سے گیا اور اس کے نتیجہ میں 15 افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔ لکسمبرگ کے ایک شہر میں نمائش کے موقع پر جماعت کی طرف سے بک سٹال کا انعقاد کیا گیا، نمائش کے موقع پر شہر کے میئر بھی سٹینڈ پر آئے، اس کے بعد لکسمبرگ جماعت کے صدر نے انہیں جماعت کا مختصر تعارف کروایا، ان کو ایک کتاب بھی تحفہ میں دی جس پر میئر نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت اچھا کام کر رہی ہے، آپ کو چاہئے کہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کو جلد از جلد دنیا میں پھیلائیں۔ گوئٹے مالا میں فلائرز کی تقسیم کے دوران ایک نوجوان سے رابطہ ہوا، مشن ہاؤس آئے، احمدیت قبول کی، انہوں نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا، کہتے ہیں غیر احمدی مسجد میں جا کر دلی سکون نہیں ملا، لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں، ایک دن جب میں دعا کر کے سویا تو خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو نہایت روحانی شکل و صورت کے مالک تھے، یہ بزرگ جس رستے پر چل رہے ہیں وہاں راکھ والا رستہ صاف ہوتا جا رہا ہے، ان کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو خواب میں انہیں راستہ دکھائی دے رہے تھے۔

## 18/ستمبر 2015ء

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ان روایات حضرت مسیح موعودؑ سے جو بہت چھوٹی چھوٹی ہیں، بہت سی نصیحت کی اور اسلام کی بنیادی تعلیم کی باتیں اخذ کی ہیں وہ حضور پیش فرمائیں گے، حضرت مصلح موعودؓ کے وقت میں بہت سے صحابہؓ موجود تھے، اس لئے آپؓ نے صحابہؓ کو توجہ بھی دلائی، نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی آئندہ آنے والی نسل کیلئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہونگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ سجدہ میں گئے تو حضرت حسنؓ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے، آپ ﷺ کے اوپر بیٹھ گئے اور رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک وہ خود بخود الگ نہ ہو گئے، اب کوئی اس قسم کی حرکت کرے تو ممکن ہے کوئی لوگ اسے بے دین قرار دے دیں اور کہیں اسے خدا کی بات کا خیال نہیں، اپنے بچے کا خیال ہے مگر ایسا شخص جب بھی یہ واقعہ پڑھے گا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا خیال غلط ہے۔ بہت سے صحابہؓ نے اپنی روایات لکھوانی شروع کیں، رجسٹر بن چکے ہیں روایات کے، جن میں بہت سی روایات کو حضرت خلیفۃ المسیح بیان بھی کر چکے ہیں، اب نئے سرے سے ان کو ترتیب دیا جا رہا ہے تاکہ کتابی صورت میں شائع بھی کرنے ہوں تو شائع ہو جائیں، کچھ روایات کو جو کمزور تھیں مضبوط روایات کے مقابلے پر چھوڑا بھی گیا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی باتیں سامنے آجاتی ہیں ان سے، بعض مرتب کرنے والے علماء بھی سفارش کر کے بھجوا دیتے ہیں کہ ان روایات کو مرتب کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح جب ان روایات کو پڑھتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ بلاوجہ کی احتیاط ہے ان علماء کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسجدیں اب ہماری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جگہ بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح سے توجہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہے، بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں، اس طرح قادیان میں، ربوہ میں، پاکستان کی مختلف مساجد میں وہاں کے جو رہنے والے احمدی ہیں اُن کو چاہئے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں، اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں، دوسرے اس اعتراض کا بھی جواب مل جاتا ہے کہ نوجوانوں کو مسجد میں لانے کیلئے کھیلوں کا انتظام کر دیا ہے تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ الحاج یعقوب صاحب آف گھانا کی وفات، مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کی وفات۔

## 25/ستمبر 2015ء

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے کسی نے پوچھا کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہوتا ہے، آپؑ نے فرمایا اعمال صالحہ اور عبادت میں شوق و ذوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا، یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے، اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور تھک نہ جائے، جب انسان اس طرح مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کیلئے اس کے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے یعنی عبادت کیلئے ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے، اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جائے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے، دین سے دور چلا جائے اس لئے ہر وقت اس کے فضل کیلئے دعا کرتے رہو، اس کی استعانت چاہو اور اس کی مدد مانگو کہ صراط مستقیم پر تمہیں قائم رکھے، جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے، اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو۔

## 2/اکتوبر 2015ء

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ضرور ہم تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے، فرمایا یہی تکلیف جب نبیوں پر آتی ہے تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہے اور یہی تکلیف جب بدوں پر آتی ہے تو ان کو تباہ کر دیتی ہے، غرض مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے تاکہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی، فرمایا کہ وہ نادان اس قانون الٰہی سے محض ناآشنا ہوتے ہیں، جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہو گا وہ خوب اس قاعدے سے آگاہ ہو گا، اللہ تعالیٰ نے مان لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں، انہی کو مان لینا ایمان ہے، تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو، ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقرر کردہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: مشکلات پر صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے بے حد ثواب کے وارث بنتے ہیں، پس ایک مومن کو صبر کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے، صبر کے معنی یہ ہیں کہ کسی نقصان اور تکلیف کو اپنے اوپر اتنا وارد نہ کر لے کہ ہوش و حواس کھو دے اور مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی عملی طاقتوں کو استعمال میں نہ لاوے، ایک حد تک افسوس بھی

ٹھیک ہے کسی نقصان پر لیکن اس کے ساتھ ہی ایک نئے عزم کے ساتھ اگلی منزلوں پر قدم مارنے کیلئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کا عزم اور عملی ضرورت ہے، پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کرنے والے کو ہی دعا کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ مسجد بیت الفتوح کے ساتھ واقع دو ہالوں میں آگ کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا ہے، بڑی خوفناک آگ تھی، اس پر جب ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا نے خبر دی ہے تو بعض بغض اور کینہ میں بڑھے ہوئے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ اچھا ہوا یہ مسجد جل رہی ہے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ مسجد ہے ہی نہیں، کیونکہ یہ مسلمان نہیں ہے اس لئے جو بھی ان کی عبادت کی جگہ ہے وہ جل رہی ہے، اور پھر افسوس کا جو اظہار کیا ان لوگوں نے وہ اس بات پر نہیں کہ کیوں حصہ جلا بلکہ اس بات پر افسوس کیا کہ ان کے صرف دو ہال کیوں جلے ہیں پوری مسجد کیوں نہیں جلی، تو یہ تو آجکل کے بعض مسلمانوں کا حال ہے لیکن سارے ایسے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانی نقصان سے بھی محفوظ رکھا، ایک صاحب لائبریری میں بیٹھے کام کر رہے تھے، ان کو پتہ نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے باہر، اپنا کام ختم کر کے جب دروازہ کھول کے کہتے ہیں جب میں باہر نکلا تو کالے دھوئیں کا ایک بگولا اندر داخل ہوا ہے، پریشانی کے عالم میں باہر نکلا لیکن کالے دھوئیں کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا، سانس رکنا شروع ہو گیا، مشکلوں سے انہوں نے گلی کو دیوار کو ٹٹولا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کیا، ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتا جا رہا تھا۔ چوہدری محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان کی وفات، خالد سلیم صاحب جو پرانے مخلص احمدی تھے کی وفات، ملک شام میں ہی ایک اور احمدی کی جھڑپ میں آنے کی وجہ سے وفات۔

## برکاتِ خلافت

خِلافت پھر سے مِنہاجِ نبوت پر ہوئی جاری
فضا پھر بارشِ انوار سے معمور ہے ساری

عجب لطف و کرم سے ہم کو مولا نے نوازا ہے
نِشانِ قدرتِ ثانی ہوا ہر بار تازہ ہے

قیامت تک رہے گی یہ مسیحاؑ نے ہے بتلایا
مگر مشروط ہے، تقویٰ سے وابستہ ہے فرمایا

بَفضلِ ایزدی برکات دیکھی ہیں خلافت کی
مصائب سے بچانے کی دعاؤں کی اِجابت کی

عدو کی حاسدوں کی ہر تباہی ہم نے دیکھی ہے
تعلّی، خود نمائی، کم نگاہی ہم نے دیکھی ہے

زمیں پاؤں سے نکلی یہ نشاں بھی ہم نے دیکھا ہے
ملائک کے اترنے کا سماں بھی ہم نے دیکھا ہے

ہمیشہ دشمنوں کو ہم نے ہوتے خوار دیکھا ہے
فضاؤں میں تباہی، سوئے تختِ دار دیکھا ہے

ترقی کی طرف بڑھتا ہوا ہر دن ہمارا ہے
عدو حسرت سے دیکھے ہم کو منزل نے پکارا ہے

خدا پیوستہ رکھے ہم کو بھی شجرِ خلافت سے
ہمیشہ ہم فدا ہوتے رہیں جذبِ اطاعت سے

صادق باجوہ۔ میری لینڈ

# علمی وروحانی ماحول میں ولولہ انگیز تقاریر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

مرتبہ سید شمشاد احمد ناصر، نائب افسر جلسہ گاہ

جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا فرما چکے ہیں کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی مختلف ممالک میں اپنے اپنے حالات کے مطابق ہر سال جلسے منعقد کرتے ہیں اور یہ جلسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے منہ بولتے نشان بن رہے ہیں۔ الحمدللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کو بھی ہر سال جلسہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے امسال یہ جلسہ ۱۴ اگست تا ۱۶ اگست ۲۰۱۵ء پینسلوینیا سٹیٹ کے Farm Show Complex میں بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

پاکستان کی یوم آزادی ۱۴ اگست کی مناسبت سے یوم آزادی کے موقعہ پر احمدیوں نے اس دن خدا تعالیٰ کے حضور پاکستان کی سلامتی وبقا اور پاکستان میں امن وامان کی صورت حال بہتر ہونے کی بھی دعائیں کیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات جلسہ سے بہت پہلے ہی شروع ہو جاتے ہیں امسال محترم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کے درج ذیل افسران کی اجازت حاصل کی اور جلسہ کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست بھی کی۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم ہادی احمد صاحب

افسر جلسہ گاہ مکرم مرزا نصیر احسان احمد صاحب

افسر خدمت خلق مکرم ڈاکٹر بلال احمد رانا صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوایس اے)

حضور انور کی طرف سے جوں ہی ان افسران جلسہ کی منظوری آئی تو تمام افسران نے اپنے اپنے نائبین اور ٹیموں کی تشکیل اور پھر معاونین کی لسٹ اور کام کا آغاز کر دیا۔ نہ صرف یہ کہ ٹیمیں تشکیل دی گئیں بلکہ حسن انتظام کی خاطر ان ٹیموں کی باقاعدہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں میٹنگز بھی ہوتی رہیں اور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ مکرم امیر صاحب نے بھی تمام افسران، نائب افسران اور منتظمین کے ساتھ میٹنگ کی۔ اور کاموں کا جائزہ لیا۔

امریکہ ملک خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑا ہے اور بعض اوقات سب کا سفر اختیار کر کے ایک جگہ اکٹھے ہونا بھی مشکل ہوتا ہے اس لئے بعض میٹنگز میں جو دوست شامل نہیں ہو سکتے وہ فون یا کانفرنس کال کے ذریعہ شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم ہادی احمد صاحب نے اپنی میٹنگز کیں۔ اور افسر جلسہ سالانہ مکرم مرزا احسان احمد صاحب نے اپنے اپنے نائب افسران اور منتظمین کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ میٹنگز کیں اور جلسہ کے پروگرام کا جائزہ لیا جاتا رہا جس کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مکرم امیر صاحب امریکہ کو بھی پیش کی جاتی رہی۔

ہمارا یہ جلسہ ہیرس برگ کے ایک وسیع و عریض فارم شو کامپلیکس میں منعقد ہوا جس میں کئی بہت بڑے بڑے ہال ہیں۔ ایک بہت بڑے ہال کو مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس ہال کی پارٹیشنز کی گئیں اس میں کھانے کا انتظام بھی تھا، نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ اور مختلف جماعتی بوتھ اور سٹال بھی لگائے گئے تھے۔ اسی طرح ایک دوسرا الگ ہال تھا جس میں زنانہ جلسہ گاہ تھا اور اس میں بھی خواتین کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر الگ الگ حصے بنائے گئے تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ونزدیک سے آنے والے مہمانوں اور جلسہ کے شاملین کی تعداد امسال آٹھ ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

یہ کمپلیکس بدھ کے روز مورخہ ۱۲/ اگست کو مل گیا تھا۔ تمام افسران اپنی اپنی ٹیموں کے ساتھ اس دن پہنچ گئے تھے اور اپنی ڈیوٹیوں کے ساتھ کام کا آغاز کر دیا گیا، ہالوں کو سجانا۔ سٹیج بنانا، کرسیوں کا انتظام کرنا۔ لنگر خانے کا انتظام جہاں آٹھ ہزار سے زائد احباب کے لئے کھانے کا انتظام اور غیر مسلم مہمانوں کے لئے انتظامات۔ ایم ٹی اے۔ کے ساتھ ایم ٹی اے کا سٹوڈیو، ساؤنڈ سسٹم الغرض بے شمار اور وسیع پیمانے پر انتظامات محض خدا تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک طور پر انجام پائے۔

## معائنہ انتظامات

۱۳/ اگست کی شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ گاہ میں بہت سارے انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور کارکنان دن رات اس محنت میں مصروف تھے۔

چنانچہ جمعرات کی شام کو محترم امیر صاحب امریکہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر انتظامات کا معائنہ کیا اور پھر سب افسران، نائب افسران، منتظمین و معاونین سے خطاب کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب وہ احباب جو خدمت پر مامور ہیں تندہی سے کام کریں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو اپنے خطبات میں جلسہ کی اہمیت اور خدمت کرنے والوں کی ذمہ داریاں بیان فرما رہے ہیں ان کے مطابق ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

## نماز تہجد۔ درس القرآن و حدیث

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے دنوں میں احباب نے پانچوں نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ روزانہ جلسہ گاہ میں نماز تہجد اور درس کا بھی انتظام تھا۔ مکرم مبارک احمد صاحب کو کوئی آف نائجیریا نے بڑی خوش الحانی سے پہلے دن نماز تہجد پڑھائی۔ آپ کی آواز میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص سوز رکھا ہوا ہے۔ اور پھر نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد اعظم اکرم صاحب نے درس القرآن دیا۔ آپ نے سورۃ النحل کی چند آیات کی تلاوت کرنے کے بعد اپنے "عہدوں" کی پاسداری کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ دوسرے دن نماز تہجد مکرم عبدالرؤف صاحب آف فینکس نے پڑھائی اور مکرم مولانا رضوان حمید خان صاحب نے درس الحدیث دیا۔ آپ کا عنوان تھا تکبر و غرور سے اجتناب ضروری ہے۔

## پرچم کشائی

اگلے روز ۱۴ اگست ۲۰۱۵ء کی دوپہر کو محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے جلسہ گاہ کی عمارت کے باہر سامنے کی طرف افسران، معاونین جلسہ، نیشنل جنرل سیکریٹری ظہیر احمد باجوہ اور دیگر احباب جماعت کی موجودگی میں قریباً ایک بج کر پینتالیس منٹ پر پر لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج و نائب امیر امریکہ نے امریکہ کا جھنڈا لہرایا۔ مکرم مسعود ملک صاحب نے پینسلوینیا سٹیٹ کا جھنڈا لہرایا۔

اس کے بعد نماز جمعہ کی ادائیگی ہوئی۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ اور درود شریف اور ذکر الٰہی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور جلسہ سے استفادہ کی تلقین کی۔

## جلسہ کا پہلا سیشن

۱۴/ اگست سہ پہر جلسہ سالانہ امریکہ کا پہلا سیشن مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور ان کے تراجم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے احباب کو جلسہ سے مستفیض ہونے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ازراہ شفقت اپنا پیغام امریکہ کے احباب کے نام بھیجا تھا وہ بھی انہوں نے پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کا پیغام انگریزی میں تھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

پیارے احباب جماعت احمدیہ امریکہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ امریکہ کی جماعت اپنا نیشنل جلسہ سالانہ ۱۴ تا ۱۶/ اگست ۲۰۱۵ء منعقد کر رہی ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت مبارک اور بے حد کامیاب فرمائے۔ اور شاملین جلسہ اس سے روحانی فوائد اور بے شمار برکتوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آپ کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ میرے خطبات کو توجہ سے سنیں اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ آپ خلافت سے بہت قریبی اور گہرا تعلق پیدا کریں۔ خطبات جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ میری تمام دیگر تقاریر جو مختلف مواقع پر کی جاتی ہیں وہ بھی سنیں اس سے آپ کے اندر خلافت کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل اطاعت پیدا ہوگی آپ کو یہ بھی چاہئے کہ آپ اپنے بچوں کو بھی اس بابرکت نظام کی اہمیت سکھائیں اور سمجھائیں اور انہیں بھی اس بابرکت نظام کے ساتھ چمٹے رہنے کی تلقین کرتے رہیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ پوری وابستگی رکھیں۔

آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام صرف اور صرف خلافت کے نظام سے ہی وابستہ ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ تم اور تمہاری نسلیں اس بابرکت نظام خلافت کے ساتھ اس کے سایہ تلے جمع رہیں اور اس سے ہی ہدایت حاصل کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ایم ٹی اے، ہر روز دیکھنا بھی اپنی زندگیوں کا لازم و ملزوم حصہ بنائیں جس میں میرے خطبات جمعہ بھی شامل ہوں۔ ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے پروگرام نشر کرتا ہے جس سے سب نوجوان بوڑھے فائدہ حاصل کر کے احمدیت اور اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

پھر آپ کی شوریٰ کی طرف سے بھی کچھ تجاویز آئی تھیں جنہیں میں نے منظور کیا تھا ان تجاویز میں انفرادی روحانیت میں کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتری کی طرف قدم آگے بڑھانے کے بارے میں تھیں اس لئے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ اپنی ان تجاویز کو مکمل عملی جامہ پہنائیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ اگر تجاویز پر عمل نہیں کرنا تو پھر ان کی منظوری لینے کا کیا فائدہ ہے یہاں تک کہ ہر ایک فرد (مرد و عورت) پوری طرح ان پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے اور یہ جلسہ آپ کے تقویٰ میں ازدیاد کا باعث بنے اور آپ روحانی طور پر اس سے مستفیض ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر برکتیں نازل فرمائے۔

والسلام آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

۱۲/ اگست ۲۰۱۵ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنانے کے بعد پہلی تقریر مکرم محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر نے اللہ تعالیٰ کی صفت قیوم پر تقریر کی۔ آپ نے آیات قرآنی اور احادیث نبویہ اور تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے مزین اس مضمون کو خوب نبھایا۔

دوسری تقریر خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر مبلغ شکاگو) نے کی۔ خاکسار کی تقریر کا عنوان تھا "لا الہ الّا اللہ ہماری زندگی کا لائحہ عمل" خاکسار نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔

"یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا ربّ بھی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اس کی عبادت کرو"

کہ یہی وہ لائحہ عمل ہے جسے ہر احمدی نے اپنے دل و دماغ جان اور جسم میں جذب کرنا ہے اور جب تک کہ لا الہ الا اللہ کی تائید اس کے سارے بدن میں بجلی کی رَو کی طرح جاری نہ رہے گی اس کی زندگی کا مقصد لا حاصل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔"

آنحضرت ﷺ نے ایک محتاط اندازے کے مطابق اپنی امت کو زندگی کے ہر شعبہ میں اور زندگی کے تمام معاملات میں ۲۰۳ سے زائد دعائیں سکھا کر ان کا محور اور مرکز اور ہر چیز کی طاقت کا منبع اور سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے یہ انتباہ بھی فرمایا:

"اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار ہی کو تجویز کرتا ہے جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُوبہ دُنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۷ جدید ایڈیشن)

اس سیشن کی تیسری اور آخری تقریر مکرم ڈاکٹر یونس فہیم قریشی صاحب صدر انصار اللہ یو ایس اے و نیشنل سیکرٹیری تربیت کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "سچی خلافت اور تائیدات الٰہی"۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت حقہ کی اہمیت و برکات کو بیان کر کے خلفاء کرام کی تائیدات الٰہیہ کو احسن اور مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ اور واقعات سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔

## جلسہ کا دوسرا دن (ہفتہ) پہلا سیشن

یہ سیشن صرف مردانہ جلسہ گاہ میں نشر ہوا۔ اس کی صدارت مکرم محترم امیر صاحب امریکہ نے کی۔ تلاوت و نظم اور تراجم کے بعد مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید نے امریکہ میں لاطینی آبادی کو تبلیغ اور دعوت الی اللہ کرنے کے ذرائع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا فاران ربانی صاحب نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا: The Maze Of Youthful Life

مکرم جنید لطیف صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ نے نوجوانوں کے لئے شادی بیاہ خصوصاً ہم کفو ساتھی چننے کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کی اور انہیں آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور اسلامی امور کو اپنے ساتھی کے چناؤ

میں اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اگلی تقریر مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے ڈاکٹر بلال احمد رانا صاحب کی تھی جن کی تقریر کا عنوان تھا۔ A Prophecy Fulfilled The Return Of The Days Of Lot انہوں نے اپنی تقریر میں اس وقت معاشرہ میں ہم جنس شادی کے بارے میں بیان کرکے نوجوانوں کو وارننگ دی کہ وہ لوط کے زمانے کے لوگوں کی پیروی نہ کریں ورنہ خدا عذاب نازل کرنے میں اگرچہ دھیما ہے تاہم خدا کی ناراضگی سے بچنے کے لئے ان باتوں سے بچنا ضروری ہے تا کہ صاف اور امن پسند اسلامی معاشرہ قائم ہو۔

مکرم ڈاکٹر منصور قریشی صاحب نے اس سیشن کی آخری تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ''حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصائح'' کے ضمن میں ۷ بہترین اصولوں کی تشریح بیان کرکے انہیں اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

## ہفتہ کا دن اور دوسرا سیشن

ہفتے کے دن دوسرا سیشن سہ پہر مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت و نظم سے شروع ہوا۔ اس سیشن کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں غیر مذاہب اور غیر از جماعت مہمانان کرام کو بھی بلایا گیا تھا۔ اس کے انچارج مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکریٹری امور خارجہ تھے انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ بڑی محنت سے دو ماہ پہلے ہی گورنمنٹ کے ہائی آفیشل اور دیگر مہمانان کرام کو دعوت نامے بھجوائے۔ اس کے علاوہ یہاں پر مرکزی مبلغین کرام کی ایک ٹیم بھی باقاعدگی کے ساتھ پینسلوینیا سٹیٹ اور خصوصاً ہیر سبرگ کے سرکردہ احباب سے مل کی انہیں جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۵۰ سے زائد باہر کے مہمان تشریف لائے۔ پینسلوینیا کے گورنر HON TOM WOLF بھی اس دن تشریف لائے اور ۲ گھنٹے سے زائد جلسہ گاہ میں رہے اور اس دوران جماعت احمدیہ امریکہ مکرم امیر صاحب اور دیگر افسران سے ملاقات کی انہیں جلسہ گاہ کا پورا ٹور بھی کرایا گیا۔ انہوں نے مختلف سٹال پر جا کر بھی معلومات حاصل کیں۔ اور نمائش بھی دیکھی۔ یو ایس کانگریس مین Mr. Mike Honda نے بھی قریباً ایک دن پورا جلسہ گاہ میں گزارا اور اس سیشن میں Keynote تقریر کی۔ اس کے علاوہ درج ذیل معزز مہمانان نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

Mr. Bill Ayers, Founder of Why Hunger

Mr Brian Bachman ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل مذہبی آزادی اسی طرح سے یو ایس کے مالی میں سفیر، گھانا کے امریکہ میں مستقل مندوب اور دو درجن سے زائد امریکہ کے کانگریس مین نے جلسہ کے لئے اپنے دعائیہ اور خیر سگالی کے پیغامات اور نمائندگان بھی بھجوائے۔

اس سیشن کی تقریر مکرم امجد محمود خان صاحب نے ''مذہبی آزادی اور امن'' کے موضوع پر کی۔ تقریر کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے مہمانانِ کرام کو خوش آمدید کہا اور دنیا میں امن کے مفقود ہونے کی وجہ اور امن کے قیام کی کوششوں کا جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے ذکر کیا۔

مکرم محمود احمد صاحب جو امور خارجہ کے سرگرم کارکن ہیں اور میاں عبدالرحیم صاحب احمد مرحوم کے نواسے ہیں نے مہمانوں کا تعارف کرایا اور ہر ایک کو باری باری سٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

Dr. Robert Geroge, Chair, U.S. Commission on International Religious Freedom (Uscirf)

Mr.Brian Bachman, Acting Director, Office of International Religious Freedom, U.S. State Department

Patty Kim, Member of Pennsylevania House of Representatives

Ms Joseline A. Pena-Melnyk, Member, Maryland House of Delegates

Mr.George Halcovage, Schuylkill County Commiccioner, Pennsylvania

His Excellency Tiena Coulibaly, Ambassador of Mali to the United States

Mr. R. Harry Reynolds, Head of Information , Permanent Mission of Ghana to the United Nations

Professor David Carlson, Indiana State University

Introduction of Ahmadiyya Humanitarian Award Honorees

Bill Ayres, Co-Founder, Why Hunger (Honoree #2)

U.S.Congressman Mike Honda (D-Ca) (Honoree #1)

ان تمام مہمانان کرام نے جماعت کے مساعی جو امن کے لئے کی جارہی ہے کو سراہااور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے سلوگن کو بار بار بیان کیا کہ اگر اسے اپنایا جائے تو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے انہوں نے دوسرے سیاسی اور مذہبی گرویوں کو اس سلوگن کو اپنانے کی تلقین کی۔

محترم امیر صاحب نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر سب مہمان ایک دوسرے ہال کی طرف روانہ ہوئے جس میں ان سب کے لئے ڈنر کا انتظام کیا گیا تھا۔

ڈنر کے دوران مکرم محترم برادر حسن حکیم صاحب نیشنل سیکر ٹیری تبلیغ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کا تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر بھی مندرجہ ذیل احباب نے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی کارکردگی کو سراہا۔

Joyce Davis, Communications Director, Office of Mayor of Harrisburg, Pennsylvania (Presentation or Mayro's Proclamation)

Shamaine Daniels, Member, Harrisburg City Council (Presentation of City Council Proclamation)

Rev. Mark Tonnesen, Pastor, St. Andrews Lutheran Church, Homestead. Florida

Bishop Michaels J. Scalzi, Old Catholic Church, Harrisburg, Pennsylvania

## جلسہ کا تیسرا دن اور آخری سیشن

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت و نظم اور ان کے تراجم کے ساتھ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس موقعہ پر علم انعامی خدام الاحمدیہ و انصار کی نمایاں کارکردگی کرنے والی مجالس میں دیا گیا۔ اور بعض علمی ایوارڈ بھی دیئے گئے۔

آج کے سیشن کی پہلی تقریر مکرم برادر نصیر اللہ احمد صاحب آف ملوا کی کی تھی انہوں نے ”آنحضرت ﷺ کے ساتھ محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کا زینہ ہے“ کے عنوان پر تقریر کی۔ اور آپ نے تقریر میں واقعات سے بتایا کہ کس طرح آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ سے محبت کی اور وہی طریق ہمیں اپنانا ہو گا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج و نائب امریکہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ”امریکہ میں آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس کا دفاع“۔ آپ نے اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا کہ مغربی ممالک میں کس طرح آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر جارحانہ حملے کئے جارہے ہیں اور ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کا کس طرح دفاع کرنا ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضور انور کی راہنمائی کا ذکر کیا۔

محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مرزا مغفور احمد صاحب نائب امیر امریکہ نے ذکر حبیب کے عنوان پر تقریر کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے وہ واقعات پیش کئے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت ہی اس زمانے میں بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ یعنی انسان کو اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہی پیدا کرنی چاہئے اور اس کے لئے رسول کریم ﷺ ہی محک و معیار ہیں اور اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی محبت کو پورے طور پر آنحضرت ﷺ کی پیروی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اختیار کیا۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کی اس سیشن کی آخری تقریر تھی اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں ایک مرتبہ پھر حاضرین جلسہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی تحریک کی طرف توجہ دلائی اور جو کچھ جلسے کی تقاریر سے سیکھا ہے اس پر عمل کرنے۔ اور خلافت احمدیہ حقہ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور خصوصاً امت مسلمہ کے لئے اور پھر تمام احمدیوں کے لئے اور جلسہ کے ورکرز کے لئے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے سب وافر حصہ پانے والے ہوں۔

## خواتین کا جلسہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن خواتین نے اپنے الگ دو اجلاسات کئے۔

پہلے سیشن میں تلاوت و نظم اور ان کے تراجم کے بعد پہلی تقریر محترمہ Roohul Amin Rehman صاحبہ کی تھی انہوں نے "اللہ تعالیٰ کی صفت الرحیم" پر تقریر کی۔ محترمہ ڈاکٹر عزیز رحمان صاحبہ آف لاس اینجلس نے "جنت تمہارے قدموں میں ہے" ماؤں کو مخاطب کر کے انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی اور محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ آف لانگ آئی لینڈ نے "سادگی میں امن ہے" کے عنوان پر خواتین کو "سادگی" کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی تلقین کی۔ اسی عنوان پر انگریزی میں تقریر محترمہ سعدیہ احمد صاحب آف سیلی کن ویلی نے کی۔ پہلی تقریر اردو میں تھی۔ ان تقاریر کے بعد بچیوں میں تعلیمی ایوارڈ تقسیم کئے گئے۔

## دوسرا سیشن

یہ سیشن بھی محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت نظم اور ان کے تراجم کے بعد پہلی تقریر محترمہ ملیحہ احمد صاحبہ آف جارجیا نے "مذہبی اقدار" پر کی کہ کیا اس زمانے اور اس سوسائٹی میں مذہبی اقدار کو جگہ دی جاسکتی ہے!

اس کے بعد ہماری سسٹر محترمہ Samantha Kessenich آف ملواکی نے "اسلامِ احمدیت میرا انتخاب" کے عنوان پر اپنے احمدیت میں داخل ہونے کے تاثرات بیان کئے۔ پھر ایک نظم پیش کی گئی جس میں نئے آنے والوں کو خوش آمدید کہا گیا اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ پیش کیا گیا۔

آخر میں محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے اختتامی خطاب کیا آپ کی تقریر کا عنوان تھا کہ "بہنوں کو آپس میں کس طرح اخوت، پیار محبت اور ہمدردی کے ساتھ رہنا چاہئے اور یہ سب کچھ بغیر کسی امتیاز کے ہونا چاہئے"۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام پروگرام و تقاریر اور انتظامات احسن رنگ میں انجام پذیر ہوئے۔ ایک علمی و روحانی ماحول تھا خدا کرے ہم سب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث بنیں اور جلسہ سے پوری طرح مستفیض ہوں۔ الحمد للہ

## جلسہ میں نمائش

ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ میں نمائش لگانے کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم کرنل فضل احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ مسلسل انتھک محنت کر کے نمائش لگائی جس میں تاریخی طور پر خلفاء کی مصروفیات اور امریکہ میں جماعتی ترقی اور فنکشنز اور شوریٰ کی تصاویر پر شامل تھیں۔

اس کے ساتھ ہی ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں شائع ہونے والی کتب و رسائل کے علاوہ انگلستان، جرمنی اور ہندوستان سے شائع ہونے والی کتب اور لٹریچر موجود تھیں۔ احباب نے حتی المقدور اس سے بھی استفادہ کیا

## سپیشل پروگرامز

جلسہ کے پروگرامز کے علاوہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جب کہ حاضرین پورے ملک سے تشریف لائے ہیں۔ بعض سپیشل اور خاص اجلاسات بھی ہوئے ان میں سے ایک اجلاس واقفین نو بچوں کا پروگرام تھا۔ ہمارے نیشنل سیکریٹری وقف نو حافظ سمیع اللہ چوہدری اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور واقفین نو بچوں کو اس موقعہ پر انعامات اور پرائز بھی دیئے گئے۔ (بچوں اور بچیوں کے الگ الگ پروگرام ہوئے)

اس کے علاوہ ایک اور پروگرام آمین کی تقریب کا بھی تھا۔ اس کی نگرانی ہمارے نیشنل سیکریٹری تعلیم القرآن مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے کی۔ اور اس سال قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے پر بہت سارے بچوں اور بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

ایک اور خاص اجلاس "رشتہ ناطہ" کے بارہ میں تھا جو کہ مکرم ڈاکٹر فاروق پیدرو صاحب نے کیا۔ اس میں بھی بہت سے لوگوں نے دلچسپی سے شمولیت کی۔ اور رشتہ ناطہ میں جو مشکلات اور دشواریاں پیش آرہی ہیں ان کا ذکر کیا اور احباب کو قرآن کریم کے ارشاد کی روشنی میں تقویٰ اختیار کرنے اور آنحضرت ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں مذہبی اقدار کو ترجیح دینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

## جلسہ کی خاص باتیں

امریکہ میں جلسہ کی ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہوتی ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے اس بات کی بھی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کئی مرد و خواتین ایسے بھی ہیں جنہیں انگریزی نہیں آتی۔ ان سب کی سہولت کے لئے اس

سال اور دو میں انگریزی تقاریر کے تراجم کا انتظام کیا گیا تھا۔ گویا ہر سیشن پر تقریر کا اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے ایک بوتھ یونٹ قائم کیا گیا جہاں سے مترجمین ترجمہ کر رہے تھے اور ایسے سب احباب وخواتین کو ایک وائرلیس سیٹ مہیا کیا گیا جس سے وہ اردو ترجمہ سن رہے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس قسم کا انتظام سپینش بولنے والوں کے لئے بھی کیا گیا۔ ان کا بھی ایک الگ بوتھ کا انتظام کر کے سپینش بولنے والے احمدی مترجمین نے کیا اور انہیں بھی وائرلیس سیٹ مہیا کیا گیا۔

## دوسرا خاص اہتمام

جلسہ کے دنوں میں کھانے کی جگہ کو مزید وسیع کیا گیا تھا اور پھر کھانے کو احسن رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو پیش کرنے کا انتظام تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے کھانے کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کارکنان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

# احمدیت: ایک نیا تمدّن، ایک نئی ثقافت

پنج وقت کی عبادت، پہچانِ احمدیت
قُربِ خُدا کی خواہش، ارمانِ احمدیت

صبر و رضا کے خُوگر، سب اپنے مرد و زن ہیں
ہر پل دُعاؤں سے پُر، دامانِ احمدیت

ہر ایک سے محبت، نفرت نہیں کسی سے
ہر جا برس رہا ہے، بارانِ احمدیت

یہ جان و مال کیا ہے، اسلام پر فدا ہے
دینِ خُدا کی خدمت، ایمانِ احمدیت

جھنڈا کریں گے اُونچا، دُنیا میں مصطفٰے ﷺ کا
قُربِ خُدا کی خواہش، ارمانِ احمدیت

جگ میں اُبھر رہی ہے اِک دل نشیں، ثقافت
تقویٰ، بس ایک تقویٰ، عنوانِ احمدیت

رنگت جُدا جُدا ہے، قومیں جُدا جُدا ہیں
یکساں مگر لبوں پر پیمانِ احمدیت

دیکھو اُتار کر تم، یہ چشمہء تعصب
تب آشکار ہو گا، عرفانِ احمدیت

اُردو زباں میں لکھیں مہدیؑ نے سب کتابیں
اُردو زبان پر ہے، احسانِ احمدیت

جس مُلک میں ہوں پہرے، تبلیغِ دینِ حق پر
وہ ملک میرے پیارو، زندانِ احمدیت

گھر بار تک لُٹا کر، دل مطمئن ہیں اپنے
اللہ پر توکل، سامانِ احمدیت

مہدیؑ کی پاک نظمیں، جاری ہر ایک لب پر
چھوٹے بڑے کو ازبر، دیوانِ احمدیت

سرشار عشق میں ہیں، سب عاشقِ خلافت
عرشیؔ یہ عشق ہی ہے، پہچانِ احمدیت

ارشاد عرشی ملک

# اسلامی ریاست اور سیکولرازم

امام سید شمشاد احمد ناصر، شکاگو امریکہ

اسلام اس وقت مغربی طاقتوں کے شکنجے میں ہے۔ ہر طرف سے اسلام، بانی اسلام اور اسلامی تعلیمات پر مختلف جہات سے حملے ہو رہے ہیں اور یہ خود مسلمانوں کی نااہلی اور جہالت کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام الناس اور خصوصاً مغربی معاشرہ میں نہ صرف غیر مسلموں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی ان کا سیکولرازم اچھا اور دل لبھانے والا محسوس ہو رہا ہے۔ سیکولرازم کے مختلف معانی ڈکشنری سے معلوم ہوتے ہیں اور وہ سب ٹھیک ہیں اور لغت سے ثابت ہیں۔ یعنی وہ تعلیم جو انسانی اقدار پر مبنی ہو اخلاقیات، انسانیت۔ اخلاقیات کا مؤید۔ یہ سب معانی ہیں اور یہ سب باتیں اور ان کی تعلیم قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں بدرجہ اتم اور مکمل طور پر پائی جاتی ہیں۔

مگر افسوس یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اس کا پرچار کرنا تھا۔ جنہوں نے اخلاقی اور انسانیت کی تعلیم دینی تھی، جنہوں نے دنیا کو اخلاق حسنہ سکھانے تھے اور نمونہ بننا تھا، وہ اس تعلیم پر عمل کرنے سے عاری ہو گئے ہیں دینی تعلیمات سکھانے کی بجائے، سیاست میں اور کرسیوں پر بیٹھنے کی خواہش ان کی زیادہ جلوہ گر ہے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو بھول گئے ہیں۔ علماء سے آپ یہ سوال کریں کہ کیا یہ آیت کریمہ قرآن میں نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورۃ البقرہ) دین میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔

اور پھر کیا قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کی زبانی یہ نہیں بتایا گیا کہ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (سورۃ الکافرون:7) تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ اس سے بڑھ کر آزادی دینے والا اور کون سا مذہب ہے۔ یہی تو سیکولرازم ہے۔ یہی آیت ہر ایک کے مستقبل کی ضمانت ہے کہ ریاست کو کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرنے کا حق نہیں۔

ہر دو آیات کا مضمون بڑا واضح ہے کہ انسانی حقوق کی حفاظت، ان کا عقیدہ اور ان کے اعمال ہر ایک کے اپنے اپنے ہیں اور حکومت یا ریاست کا اس سے کچھ تعلق نہ ہو گا۔ اور آنحضرت ﷺ کا اور آپ کے خلفاء کا ساری عمر انہیں آیات پر عمل رہا سب کو اپنے عقیدہ کے مطابق عمل اور عبادات بجالانے کی پوری طرح آزادی تھی حتّٰی کہ آپ ﷺ نے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں اپنے طریق پر خدائے واحد کی عبادت کی اجازت دی۔ اور پھر ایک موقع پر ایک یہودی نے جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مسلمان کا کیس پیش کیا کہ اس نے یہ کہہ کر کہ آنحضرت ﷺ کو موسیٰؑ پر فضیلت ہے میرا دل دکھایا ہے۔ تو آپ نے مسلمان کو نصیحت کی کہ ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسا نہ کریں نہ صرف مذہبی آزادی بلکہ انسانیت کے حقوق اور سماج و معاشرہ کو بدامنی سے بچانے کی ایک زبردست راہ نکالی۔

اس کے علاوہ اس زمانے کے بارے میں بھی ایک بات آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تھی جب ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا تھا۔

"جب امانتیں ضائع کی جائیں گی تو قیامت کی گھڑی (یا زوال امت کے وقت کا انتظار کرنا)۔ اس نے پوچھا امانتیں کس طرح ضائع ہونگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب نا اہل اور غیر مستحق لوگوں کے سپرد اہم کام کئے جائیں گے یعنی اقتدار بددیانت اور نااہل لوگوں کے ہاتھ آجائے گا اور وہ اپنی بددیانتی اور فرض ناشناسیوں کی وجہ سے قوم کو برباد کر دیں گے"۔ (بخاری کتاب العلم)

کیا علماء کرام مشکوٰۃ کتاب العلم کی یہ حدیث بھی بھول گئے ہیں۔ وہ تو کبھی شاید اس کو سناتے بھی نہیں کہ جس میں ہمارے پیارے رسول حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ نے فرمایا اور اس کے راوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

"عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کی نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔"

کنزالعمال کی یہ حدیث بھی کیا کسی کی نظر سے نہیں گزری جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔"

بہت ساری احادیث اس ضمن میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان احادیث کے پیش کرنے کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ جو کچھ ہمارے پیارے آقا محمد رسول ﷺ نے فرمایا تھا وہ سب کچھ سچ ہو کر اس وقت اس زمانے میں ہمارے سامنے ہے اور اس میں کم از کم مجھے بغیر کسی تردد اور جھجک کے سچ کہنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ الحمدللہ

مطلب یہ ہے کہ اس وقت سیکولرازم کی جو بات ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مغربی معاشرہ میں کئی اچھی باتیں اس وقت لوگوں کو محسوس ہو رہی ہیں۔ یہ باتیں تو اسلام نے 1400 سال پہلے سکھادی تھیں مگر مسلمان ان سب باتوں کو بھول گئے ہیں اور میں نے احادیث کا اوپر ذکر کر دیا ہے۔

اس وقت مغربی معاشرہ میں اسلام صرف قتل و غارت کا مذہب دکھائی دے رہا ہے۔ اسلام کے ناقدین مختلف بہانوں سے اور ذرائع سے یہ باتیں پیش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی نسبت یہ معاشرہ زیادہ روشن خیال ہے۔ فراخ دل ہے جس نے ہر مذہب اور رنگ و نسل کے افراد کو اپنے اندر جذب کیا ہوا ہے۔ یہ بالکل درست ہے اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں خود دیکھ لیں کہ اس وقت پناہ گزینوں کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ لاکھوں تارکین وطن مختلف اسلامی ممالک وغیرہ سے ہجرت کر کے مغربی ممالک میں پناہ لے رہے ہیں۔ جب کہ خود مسلمان ملکوں نے اپنے دروازے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے لئے بند کر دیئے ہیں۔ تازہ مثال اس کی یہ ہے کہ پوپ یورپ نے اعلان کیا کہ ملک شام سے ہجرت کرنے والے پناہ گزینوں کی ایک ایک فیملی کو کیتھولک والے اپنے پاس رکھیں ان کی رہائش قیام و طعام کا بندوبست کریں۔ انہوں نے کافر ہو کر مسلمانوں کو نہ صرف پناہ دی بلکہ ان کی ضرورتوں کا خیال رکھا۔ اور حرمین شریفین والوں نے اعلان کیا ہم جرمنی میں مساجد بنادیں گے۔ اور شام کے پناہ گزینوں کو نہ آنے دیں گے۔ یاللعجب؟

اب آیئے دیکھیں کہ اسلام اس بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے کہ اسلامی ریاست میں کون حاکم ہو صرف مسلمان یا کوئی اور قابل شخص جو اس کا اہل ہو ریاست کا حکمران بن سکتا ہے اور کہاں تک کن حدود میں رہتے ہوئے اس کو اختیار کیا جاسکتا ہے؟ یہ بھی یاد رکھیں کہ سیکولرازم کے لفظ سے ہمیں بدک نہیں جانا چاہیئے۔ اس کے اچھے معانی اپنانے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ اسلام کے بانی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا (ابن ماجہ)۔ کہ حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

اسلام کا نہ یہ منشاء تھا نہ ہے اور نہ ہوگا کہ معاشرہ کو کسی بھی بنیاد پر تقسیم کیا جائے۔ اسلام میں یہ خیال بھی نہیں ہے کہ صرف اور صرف مسلمان ہی اوّل درجہ کے شہری ہیں باقی دوسرے لوگ نہیں۔

قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے: "یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔" (سورۃ النساء:59)

یہاں امانت سے مراد انتخاب کا حق ہے جس کے نتیجہ میں حکومت کا اختیار چلتا ہے ووٹ ایک امانت ہے جو اسی کو دینا چاہیئے جو اس کا اہل ہو یہی سچی جمہوریت ہے اور جب حکومت ملے تو پھر لازماً انصاف سے کام لینا ہوگا نہ کہ پارٹی کا خیال رکھنا۔

اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ قابل اور اہل آدمیوں کا انتخاب کریں جو موزوں ہوں۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن قیامت تک کیلئے ہے۔ اور سب زمانوں کے لئے ہے۔ یہاں پر مذہب کی بنیاد پر انتخاب کی نفی ہے۔ یہی سیکولرازم ہے۔ اور جب انتخاب ہو جائے تو پھر ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مکمل اطاعت کرے۔ کیا مسلمان صرف مسلمان حکومت اور مسلمان حاکم کی ہی اطاعت کرے گا؟ غیر مسلم کی اطاعت نہیں کرے گا اور اگر ایسا ہے تو وہ مغربی معاشرہ میں کیوں وہاں کے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔ کہیں یہ بھی تو منافقت نہیں؟

کیونکہ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کریں۔ اور رسول کی اور اپنے حکام کی بھی (سورۃ النساء:60)

یہ قرآن کریم سے کافی ثبوت ہے اس بات کا کہ سیکولرازم کا اچھے معنوں میں استعمال ضروری ہے۔ اور یہ کہ ریاست اور مذہب الگ الگ ہیں اور انہیں الگ الگ ہی ہونا چاہیئے اور الگ الگ ہی رہنا چاہیئے۔

مذہب Priesthood یا ملاں ازم نہیں سکھاتا۔ اور دنیا کی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے جس سے یہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ آسکتی ہے کہ جہاں جہاں مولویت یا ملاں ازم کا تصور غالب رہا خواہ وہ کسی بھی مذہب میں تھا۔ وہاں پھر خون خرابہ۔ فساد اور امن برباد ہوا ہے۔ اور جب تک جہاں بھی یہ بات رہے گی امن قائم نہ ہو سکے گا۔ امن قائم رکھنے کے لئے ریاست اور مذہب دونوں کو الگ الگ ہونا چاہیئے۔

تمام مذاہب نے اخلاقیات کا درس دیا ہے، اخلاقیات کے بغیر مذہب ہے ہی نامکمل! اور ہر نبی کے ماننے والوں سے یہ توقع کی جاسکتی ہے اور توقع کی جاتی رہے گی کہ وہ اعلیٰ اخلاق اپنائیں تا کہ معاشرہ میں بھائی چارہ قائم کیا جاسکے۔ اور ریاست میں کسی بھی قسم کا کوئی امتیازی سلوک کسی کے ساتھ بھی روا نہ رکھا جائے۔ یہی مذہب کی بنیادی تعلیم ہے اور اگر کوئی مذہب اس سے عاری ہے تو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ اگر اس وقت جرائم کو کم کرنا ہے تو وہ ایک خدا پر ایمان لا کر۔ اور پھر اس کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی دُور ہو سکتے ہیں۔ جب اخلاق کا دیوالیہ نکل جاتا ہے تو مذہب پر آنچ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور لوگ مذہب کو تضحیک کا نشانہ بنانے لگ جاتے ہیں اور اس کا قصور وار مذہب کو ٹھہراتے ہیں اور پھر اسی وجہ سے مذہب کے نام پر خون ریزی، بربریت، نفرت، فرقہ وارانہ فسادات، دہشت گردی اور تباہی وبربادی خدا کے نام پر مذہب کے نام پر شروع ہو جاتی ہے۔

مولویت اور Priesthood اپنے آپ کو خدا اور مخلوق کے درمیان ایک ایسا طبقہ گردانتا ہے کہ جس کے بغیر وہ کسی نظام کو چلانے ہی نہیں دیتے۔ اس لئے خدارا ملاں ازم کو ختم کریں کہ یہ جس کی گردن پر سوار ہو جائیں گے اسے مار ہی ڈالیں گے کیونکہ ان کی حرص پھر بڑھتی ہی چلی جائے گی۔

پس ریاست۔ مذہب میں دخل اندازی نہ کرے۔ ہاں مذہب اسلام سے اصول سیاست سیکھنے چاہئیں وبس!

اب میں اس بات کو لیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ گواہی دی ہے کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم ۔ صرف اور صرف ایک ہی شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ گواہی دی کہ اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

آپ نے کیا اخلاق سکھائے۔ اگر ان کا تذکرہ کیا جائے تو اس عاجز میں تو اتنی سکت نہیں ہے کہ ان کا احاطہ کر سکے تاہم چند بنیادی باتیں پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو درج ذیل تعلیمات دیں اور خود ان پر عمل کر کے دکھایا

1۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے سب مذاہب کو یکساں اور برابر کے حقوق دیئے جس میں یہودی مشرکین وغیرہ شامل تھے۔ یہ آپ کے سیکولرازم کی ایک مثال ہے۔

2۔ آپ نے ہر قوم کے لیڈروں کی عزت کرنے کی تعلیم دی۔

3۔ آپ نے جنوں میں بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی لیڈروں کو قتل نہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

4۔ ہمسائیوں سے حسن سلوک کی تعلیم دی کہ جبرائیل نے اس بارے میں اتنی تاکید کی ہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہیں وہ وراثت میں بھی حقدار نہ ہو جائیں۔

5۔ معاہدات کی پابندی سکھائی، اور کی، ابو جندلؓ کا مشہور واقعہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے پیش ہوا تو آپ نے فرمایا واپس جاؤ اب میں معاہدہ کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔

6۔ عورتوں کے حقوق کی جس طرح پاسداری اور نگہداشت آپ نے فرمائی کسی مذہب نے نہیں کی انہیں شیشوں اور نگینوں سے تشبیہ دی۔

7۔ بچوں تک کا احترام سکھایا ہے۔

8۔ آنحضرت ﷺ نے بزنس میں خرید و فروخت میں دھوکہ کو نہ صرف ناپسند فرمایا بلکہ اس کی مخالفت فرمائی اور فرمایا جو دھوکہ دے اس کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ مگر وہ معاشرہ جن کو اس کی تعلیم دی گئی تھی وہ دھوکہ تو ایک طرف اس سے کہیں زیادہ اس میں ملوّث ہے جس کے لئے مناسب الفاظ بھی ملنے مشکل ہو رہے ہیں۔

## مدارس

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ پاکستان میں مدارس تو بنائے گئے مگر ان میں بھی اخلاقی تعلیم نہیں دی جاتی۔ چند ایک مسائل سکھا کر مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔ مساجد میں بھیج دیا جاتا ہے تا کہ ان کا روٹی پانی چلتا رہے۔ اور وہ بھیک مانگتے رہیں اس سے ان کی عزت نفس بھی مجروح ہو رہی ہے۔

لاؤڈ سپیکرز سے اتنی اتنی نازیبا تقاریر اور اعلانات مساجد سے کئے جاتے ہیں جس سے بیماروں کا، بچوں کا اور بوڑھوں کا آرام بھی محال ہے۔ مگر یہاں دیکھو مغربی معاشرہ میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بلکہ کسی کے گھر میں باہر لائٹ بھی اونچی جگہ پر جو ساتھ والوں کو تکلیف دیتی ہو اسے بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔

آنحضرت ﷺ کی بھی یہی تعلیم ہے۔ بات وہیں آجاتی ہے کہ عمل مفقود ہے مسلمانوں سے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک ریاست اور مذہب الگ الگ نہ ہوں گے، اور علماء اپنی ڈیوٹی نہ دیں گے۔ اس معاشرہ میں یہ لوگ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن کو بھلا دیا ہے۔ جب تک وہ اس پر عمل کرتے رہے یہ ساری خوبیاں ان میں پائی جاتی رہیں۔

پس مسلمانوں کو وسعت قلبی، وسعت نظری اور حوصلہ اور عمدہ اخلاق اپنانے چاہئیں جس کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔

جب پاکستان بنا ہے اس وقت قائد اعظم محمد علی جناح نے 1 اگست 1947ء کو جو تقریر کی تھی اس میں فرمایا تھا۔

That the first duty of a government is to maintain law and order, so that the life, property and religious beliefs of its subjects are fully protected by the State...if you change your past and work together in a spirit that everyone of you, no matter to what community he belongs, no matter what relations he had with you in the past, no matter what is his color, caste or creed , is first, second and last a citizen of this Statr with equal rights, privileges, and obligations, there will be on end to the progress you will make.

You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with business of the State.

Now I think we should keep that in front of us as our ideal and you will find that in course of time Hindus would cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is the personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State.

پس یہ وہ سنہری اصول ہے جس کی بنیاد پر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان بنایا تھا۔

بانی پاکستان نے یہ صرف تقریر ہی نہیں کی۔ اور صرف نصیحت ہی نہیں کی بلکہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کیونکہ انہوں نے جو اپنی پہلی کابینہ 1947ء میں بنائی تھی اس میں مسٹر چندریگر انڈسٹریل منسٹر تھے۔ جو ہندو تھے۔

مسٹر جگندرا ناتھ منسٹر آف لیبر تھے۔ دسمبر میں آپ نے سر ظفراللہ خان صاحب کو اپنی کابینہ میں شامل کیا جو احمدی تھے۔

پس جس نے پاکستان بنایا اس نے تو یہ کیا اور آج جنہوں نے پاکستان بننے کی مخالفت کی۔ وہ کرسیوں پر براجمان ہیں اور قائد اعظم کے سارے اصولوں سے انحراف کر کے ملک کے نگہبان بن بیٹھے ہیں۔ اب قائد اعظم کی تصویر صرف اور صرف نوٹوں پر ہی رہ گئی ہے۔ ان کے اصولوں کو ختم کر کے پامال کر دیا ہے اور تاریخ کو اس قدر مسخ کر دیا گیا کہ وہ لوگ جنہوں نے 1965ء کی جنگ میں مادر وطن کے لئے چونڈہ اور چھمب جوڑیاں کے محاذوں پر اپنی جانیں دیں۔ صرف مذہب کی بنیاد پر تعصب کی وجہ سے کہ وہ احمدی تھے انہیں تاریخ سے نکال دیا گیا۔ اور جنہوں نے پاکستان کے پہلے نوبل انعام یافتہ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ تاریخ اور حکومت اور ارباب حل و اقتدار انہیں تعصب اور فرقہ پرستی کی بنیاد پر محو کر چکے ہیں۔ انا للہ وانّا الیہ راجعون۔

قائد اعظم کا یہ خواب ابھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہے۔ اور جب تک ریاست اور مذہب الگ الگ نہ ہوں گے یہ خواب پورا نہیں ہو گا۔ اور اگر مسلمان حکومتیں۔ اسلامی معاشرہ اس اصول کو اپنا لیں۔ اپنے عہدہ۔ اور حاکم بننے کی خواہش اور لالچ کو بالائے طاق رکھ کر ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کو رائج کریں۔ خود بھی کرپشن سے پاک ہوں اور معاشرہ کو بھی پاک کریں۔ اور

آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کریں تو مغربی معاشرہ اس کے مقابلہ میں ایسا ہی ہو گا

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہو وے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

# مسجد بیت العافیت کی تقریبِ سنگِ بنیاد

خدا کا فضل ہے اور ہے اسی کی کرم فرمائی
بجی ہالینڈ میں بھی رحمتِ باری کی شہنائی

ہوا لطفِ خداوندی کا مورَد شہرالمیرہ
بِناء جس میں خدا نے عافیت کی آج رکھوائی

یہ دورِ حضرتِ مسرور ایدہ اللہ ہے وہ دَور کہ جس میں
چلی توحیدِ باری کی بفضل اللہ پروائی

اسی ہی دَور میں باطل نے کھائی مات ہے لازم
یہ بات ہم کو اشاروں میں ہے مہروماہ نے سمجھائی

یہ بیتِ عافیت دراصل ہوگی امن کی ضامن
بدستِ حضرت مسرور ایدہ اللہ یہ دھرتی ہے کرمائی

اسی دھرتی سے اک دن عبدِ رحماں پاک نکلیں گے
باذن اللہ جب بھی قوم یہ نوروں سے نہلائی

پگھل جائیں گے پتھر دل خدا کے نام کی خاطر
محبت کی اذانوں نے جب ان کی روح گرمائی

ہماری چشمِ گریاں سے پڑے گی بالیقیں ٹھنڈی
عدُو نے دینِ احمد کے لئے جو آگ بھڑ کائی

فضائے زہر آلودہ بدل دیں گے محبت میں
جب الفت کے گلابوں نے جو خوشبو اپنی بکھرائی

ہجومِ دشمناں سے نیک فطرت کا نکل آنا
یہی احیائے موتیٰ ہے یہی تو ہے مسیحائی

ظفرؔ خوش بخت ہم بھی ہیں کہ یہ دن ہم نے بھی دیکھا
خدا کا شکر ہے اس نے گھڑی بختوں کی دکھلائی

مبارک احمد ظفرؔ

**اعلانات**

براہ کرم اپنے مضامین ٹائپ فرما کر بذریعہ ای میل بھیجیں۔ مضمون پر نام کے ساتھ شہر اور ریاست کا نام بھی لکھیں۔ ای میل میں اپنا فون نمبر درج فرمائیں تا کہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رابطہ کیا جا سکے۔ آپ اپنے مضمون کے ساتھ اپنا مختصر تعارف اور مضمون سے متعلقہ تصویریں بھی بھیج سکتے ہیں۔ اصلاح یا مناسب کانٹ چھانٹ مدیران کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر آپ چھپنے سے پہلے اپنا مضمون دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے سے مطلع فرمائیں۔

# یعصمک اللہ

امۃ الباری ناصر

## اللہ تبارک تعالیٰ کی اپنے پیاروں کی حفاظت

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ

بترس از تیغِ برّانِ محمد ﷺ

آئینہ کمالات اسلام

واللہ یعصمک من الناس

(المائدہ:68)

خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا کہ جو تیرے قتل کرنے کی گھات میں ہیں۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد1 ص250)

عصمت سے مراد یہ ہے کہ بڑی آفتوں سے جو دشمن کا اصل مقصود تھا بچایا جاوے دیکھو آنحضرت ﷺ سے بھی عصمت کا وعدہ کیا گیا تھا حالانکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ کو سخت زخم پہنچے تھے۔(نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد18 ص529)

سورت المائدہ مدینہ میں صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی۔اس میں یہود و نصاریٰ کی بے دینی، مسلسل بد عہدیوں اور گستاخانہ رویہ کا ذکر کرکے اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپؐ اعلائے کلمہ ءحق کا فرض ادا کرتے رہیں میں خود آپ کی حفاظت کروں گا۔جب یہ آیت نازل ہوئی آپؐ کے خیمے کے گرد پہرہ تھا آپؐ نے خیمے سے باہر جھانکا اور فرمایا ۔اے لوگو اب تم جاسکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمے داری لے لی ہے (جامع الترمذی کتاب التفسیر سورہ المائدہ حدیث نمبر2972)

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی جسمانی اور روحانی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔کل عالم کو فریضۂ تبلیغ کا کام جان پر کھیلے بغیر ممکن نہ تھا۔قلبِ محمد ﷺ کی تقویت اور جمعیتِ خاطر کے لئے مولیٰ کریم کی حفاظت کا وعدہ ایک طرف یہ بتا رہا تھا کہ یہ راہ پر خطر ہے اور دوسری طرف روحانی طاقت میں اضافہ کا حوصلہ تھا اور بڑھتے ہوئے قربِ الٰہی کا سکون تھا۔فی الوقت اس مضمون میں آپؐ کی معجزانہ جسمانی حفاظت کا ذکر ہوگا۔جو آپ ﷺ کی صداقت کی ایک دلیل بھی ہے۔

حفاظت الٰہی کی تجلیات آپؐ کی پیدائش سے پہلے شروع ہو گئی تھیں ابرہہ سے خانۂ خدا کو بچانا دراصل آنے والی بابرکت ذات کو بچانا تھا۔پھر قریبی عزیزوں کی پے در پے وفات سے آپؐ در بہ در نہیں ہوئے زیادہ لاڈ پیار نازو نعم اور عمدہ پرورش کے سامان ہوتے رہے۔اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا خانۂ خدا میں سجدہ ریز رسول اللہ ﷺ کا سر کچلنے کے ارادے سے بڑا سا پتھر لے کر آنے والے ابوجہل کو بڑے بڑے دانتوں والے ہیبتناک مست اونٹ کے نظارے نے شل کر دیا۔آپؐ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو بھیجا تھا۔سجدے میں پیشانی رکھنے والے کو گرد و پیش میں کسی کارروائی کا علم بھی نہیں ہوا جبکہ اس کی حفاظت کے ضامن نے ابوجہل کو ناکام و نامراد لوٹا دیا۔

مشرکینِ مکہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف زہر اگلنے کے بعد یہ فیصلہ کرکے اٹھتے ہیں کہ برداشت کی حد ختم ہو گئی اب ایک ہی صورت ہے کہ اس فتنے کے سرغنہ محمد (ﷺ) کو جان سے مار دیا جائے ایک بہادر سپوت ننگی تلوار لے کر نکلتا ہے ابھی منزل تک نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا دل پھیرنے کے سامان کر دیتا ہے اور وہ کلمۂ شہادہ پڑھ کے مسلمان ہو جاتا ہے۔قتل کے ارادے سے آنے والا خود مقتول ہو جاتا ہے اس پر وار کس نے کیا؟اسی کریم ذات نے جس نے محمد ﷺ سے حفاظت کا وعدہ کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

'ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر لوگوں نے کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپؐ کی آنکھیں باہر نکل آئیں اتنے میں ابوبکرؓ وہاں آ گئے اور انہوں نے یہ کہتے ہوئے چھڑایا کہ اے لوگو کیا تم ایک آدمی کو اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا آقا ہے۔ایک دفعہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھری لا کر رکھ دی گئی اور اس کے بوجھ سے اس وقت تک آپؐ سر نہ اٹھا سکے جب تک بعض لوگوں نے پہنچ کر اس

اوجھری کو آپؐ کی پیٹھ سے ہٹایا نہیں۔ ایک دفعہ آپؐ بازار سے گزر رہے تھے کہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپؐ کے گرد ہو گئی اور راستہ بھر آپؐ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی اور یہ کہتی چلی گئی کہ لو گو یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے میں نبی ہوں۔ آپؐ کے گھر میں ارد گرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے۔ باورچی خانے میں گندی چیزیں پھینکی جاتیں جن میں بکروں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتیں۔ جب آپؐ نماز پڑھتے تو آپؐ کے اوپر گرد و غبار ڈالی جاتی تھی حتّٰی کہ آپؐ کو چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی تھی۔' (دیباچہ تفسیر القرآن ص118'119)

طائف کی سنگلاخ زمین پر پتھروں کی چوٹیں سہتے اور زخم کھاتے ہوئے اس حالت میں کہ نعلین مبارک خون جم جانے سے پاؤں میں چپکی ہوئی تھیں ایک بے منزل شخص کی طرح تین کوس تک بھاگتے گئے۔ اس بظاہر بے یارومددگار بندۂ خدا کو ان ظالموں سے قادر و توانا خدا نے بچایا۔

ہجرت کے وقت غار ثور کے دہانے پر کھوجی کہہ رہا تھا یہاں تک تو پیروں کے نشان ملتے ہیں اس کے بعد انہیں زمین کھا گئی یا آسمان پر چڑھ گئے۔ آپؐ وہیں تھے ان کی آوازیں سن رہے تھے مگر اپنے اللہ کی حفاظت میں تھے ذرا سی مکڑی کمزور سا جالا، ننھی کبوتری کا گھونسلا اور انڈے یہ ان خونخوار دشمنوں سے نہیں بچا رہے تھے وہ قادر و توانا خدا تھا جو حصار بنائے کھڑا تھا۔ سراقہ بن مالک سو اونٹوں کے لالچ میں پیچھا کرتا ہوا اپنے مطلوب تک پہنچ گیا تھا کسی طاقت ور کے ہاتھ نے اس کے گھوڑے کو بار بار گرایا یہاں تک کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ ان کے ساتھ تو کوئی اور ہی طاقت کام کر رہی ہے۔ چشم تصور سے ان کے اقتدار کا سوچا دل پر لرزہ طاری ہوا وہ اتنا مرعوب ہوا کہ خود پناہ مانگنے پر مجبور ہو گیا۔

فارس کا بادشاہ خود کو مطلق العنان سمجھتا تھا آنحضور ﷺ کا دعوت الی اللہ کا خط پہنچا تو خط پھاڑ دیا، ایلچی کو قتل کرا دیا اور اپنے سپاہی روانہ کئے کہ اس مدعیٔ نبوت کو گرفتار کر کے لے آئیں۔

"وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپؐ نے اس بے ہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام قبول کرو اس وقت آپؐ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کے بارے میں جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ ہم جواب ہی لے جائیں حضرت نبی اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔ صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے فرمایا کہ وہ جو تم خداوند خداوند کہتے ہو وہ خداوند نہیں ہے خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا۔ اور یہی جواب ہے، یہ بڑا معجزہ تھا۔" (نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد9 صفحہ 385)

یہ معجزہ اس لئے بھی بڑا تھا کہ بیٹے کے ہاتھوں باپ کا قتل غیر معمولی واقعہ تھا۔ شیرویہ کے مکتوب کے الفاظ بھی غیر معمولی ہیں۔ 'یاد رکھو کہ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک مدعیٔ نبوت کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ بھی ظالمانہ حکم تھا اسے بھی ہم منسوخ کرتے ہیں اور جب تک کوئی نیا حکم نہ آئے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرو۔' (طبری جلد3 صفحہ 1584)

سن چھ ہجری کا واقعہ ہے جنگ احزاب کی ہزیمت کے بعد ابوسفیان نے سوچا کہ ہر تدبیر ناکام ہو گئی ہے۔ اب کسی دشمن اسلام کو آمادہ کیا جائے کہ وہ چپکے سے مدینہ جائے اور آپؐ کو قتل کر آئے اس نے دیکھا تھا کہ آپ بغیر کسی پہرے کے گلی کوچوں میں بے تکلف چلتے پھرتے ہیں پانچوں وقت کی نمازیں پڑھاتے ہیں۔ قتل کرنے والے کا کام کوئی مشکل نہیں ہو گا۔ اسے اس منصوبے پر عمل کرنے کے لئے ایک بدوی مل گیا جس نے وعدہ کیا کہ وہ خنجر چھپا کے رکھے گا اور موقع ملتے ہی کام تمام کر دے گا۔ پھر بھاگ کر کسی قافلے کے ساتھ مل کر بچ کر نکل جائے گا۔ ابوسفیان نے اسے تیز رفتار اونٹنی اور زاد راہ دے کر رخصت کیا یہ معاملہ انتہائی راز میں رکھا گیا۔ وہ چھ دن سفر کر کے مدینہ پہنچا اور سیدھا قبیلہ بنی عبد الاشہل کی مسجد گیا جہاں آنحضورؐ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اسے آتے دیکھ کر فرمایا یہ شخص کسی بری نیت سے آیا ہے وہ یہ سن کر اور بھی تیزی سے آگے بڑھا ایک انصاری حضرت اسید بن حضیر نے اسے دبوچ لیا جس سے اس کا خنجر نیچے گر گیا۔

آنحضورؐ نے اسے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟ اس نے جاں بخشی اور معافی کے وعدے سے ابوسفیان کا سارا منصوبہ بتا دیا اور چند دن وہاں قیام کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ (سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد خلاصہ صفحات 741 تا 743)

سن سات ہجری میں فتحِ خیبر کے بعد ابھی آپؐ خیبر میں مقیم تھے کہ یہودیوں نے آپؐ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی ایک خاتون زینب بنت الحارث نے آنحضور ﷺ کے لئے بھنی ہوئی ران میں زہر ملا کر آپ ﷺ کو پیش کی آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھے ابھی آپ نے ایک لقمہ ہی لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اسے کھانے سے منع کر دیا جس صحابی بِشرؓ نے ایک لقمہ کھایا تھا وہ وفات پا گئے۔ آنحضور ﷺ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ وہ آپؐ کو قتل کرنا چاہتے تھے آپؐ نے فرمایا اللہ تمہیں ایسا نہیں کرنے دے گا۔

اس نے کہا کیا وہ آپ کو قتل نہیں کر سکتے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔(مسلم باب السلام کتاب السم)

آپؐ نے اسے معاف کر دیا' کوئی انتقام نہ لیا۔(ابو داؤد)

جنگِ حنین کے بعد ایک شخص شیبہ نے آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔وہ کہتے ہیں:

'میں بھی اس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول اللہؐ کو قتل کر دوں گا اور میں نے دل میں یہ کہا کہ عرب اور غیر عرب تو الگ رہے اگر ساری دنیا بھی محمدؐ کے مذہب میں داخل ہو گئی تو میں تو نہیں ہونے کا جب لڑائی تیزی پر ہوئی اور ادھر کے آدمی ادھر کے آدمیوں سے مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہؐ کے قریب ہونا شروع ہوا۔اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ میرے اور آپؐ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کر دے۔اس وقت مجھے رسول اللہؐ کی آواز آئی شیبہ میرے قریب ہو جاؤ۔

میں جب آپؐ کے قریب گیا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔اے خدا شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔

شیبہ کہتے ہیں رسول اللہؐ کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اڑ گئیں اور اس وقت سے رسول اللہؐ مجھے اپنی آنکھوں سے اور اپنے کانوں سے اور اپنے دل سے زیادہ عزیز ہو گئے۔' (دیباچہ تفسیر القرآن ص223)

آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھوں قتل نہ ہونا قرآن کا معجزہ ہے۔پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزماں کسی کے ہاتھوں قتل نہیں ہو گا۔ (ملفوظات جلد8 ص11)

اللہ قادر و توانا نے اسلام کے ابتدائی دنوں میں آنحضرت ﷺ سے حفاظت کا وعدہ اسلام کے ابتدائی کمزور دنوں میں بھی پورا ہوا اور بعد میں مارنے والوں نے عین شوکت اسلام کے زمانے میں حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔

## پانچ نہایت نازک پُر خطر موقعے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

'پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا اگر آنجناب در حقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے ایک (1) وہ موقع تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے (2) دوسرا موقع وہ تھا جبکہ کافر لوگ اس غار پر مع ایک گروہِ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابو بکر کے چھپے ہوئے تھے (3) تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی یہ ایک معجزہ تھا۔ (4) چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب ﷺ کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جبکہ خسرو پرویز شاہِ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر غالب ہو جانا ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ در حقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپ کے ساتھ تھا' (چشمۂ معرفت روحانی خزائن 23 ص263)

## غلام احمد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے
## الٰہی حفاظت کے وعدہ میں مماثلت

اللہ تعالیٰ نے دور آخریں میں آنحضور ﷺ کے نائب سے بھی معجزانہ حفاظت کا وعدہ فرمایا آپ کو احیائے دین اسلام کا فریضہ سونپا۔ انتہائی صبر آزما کام' شش جہات خطرات' ہر مذہب و ملت کے ماننے والے جانی دشمن' ہر وسیلہ آپؑ کی جان اور پیغام کو مٹا دینے کے درپے تھا ایسے میں حوصلہ دیتی ہوئی قادر و توانا اللہ تعالیٰ کی آواز آئی۔

یضل ربک علیک و یغیثک و یرحمک ۔وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ۔ یعصمک اللہ من عندہ و ان لم یعصمک الناس

خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریادرس ہو گا اور تجھ پر رحم کرے گا اور اگر تمام لوگ تجھے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 609)

ان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ۔ یعصمک اللہ من عندہ و ان لم یعصمک الناس

اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچالے گا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 528)

انی احافظ کل من فی الدار الاالذین علوا من استکبار۔
واحافظک خاصۃ سلام قولا من رب رحیم

یعنی میں ہر ایک انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہو گا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 401)

'انی احافظ کل من فی الدار یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہیں سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا سو گیارہ برس سے بڑے بڑے حملے طاعون کے اس نواح میں ہو رہے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کا ایک کتا بھی طاعون سے نہیں مرا۔' (روحانی خزائن 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 547)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'جیسے آنحضرت ﷺ کی نسبت قرآن شریف میں **یعصمک اللہ** کی بشارت ہے ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لئے **یعصمک اللہ** کی بشارت ہے اور سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھنا اس حکمتِ الٰہی کے تقاضا سے ہے کہ اگر اول سلسلہ کا مرسل جو صدر سلسلہ ہے شہید کیا جائے تو عوام کو اس مرسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہیں ... اور اگر آخر سلسلہ کا مرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر میں خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے گا اور خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ خاتمہ سلسلے کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔" (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 70)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے حفاظت کا بار بار وعدہ فرمایا:

'خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے وہ وعدہ **وَاللّٰہُ یعصمک من الناس** کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں یہ طریق انبیاء کا نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التّھلکۃ (البقرہ:196) پس ہم خود آگ میں دیدہ دانستہ نہیں پڑتے بلکہ یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ آگ میں ہمیں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہ جلیں گے۔' (ملفوظات جلد سوم ص 480)

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

'دنیا میں اک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا'

'ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں۔' (ملفوظات جلد 9 ص 62)

اللہ تبارک تعالیٰ فرشتوں کی افواج کے ساتھ اپنے پیارے کو کس طرح محفوظ رکھتا ہے بے شمار مثالوں میں سے چند ایک کا ذکر تاریخ کے صفحات سے درج کرتی ہوں۔

’حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو آپؑ نے سب سے پہلے محلہ جھنڈانوالہ میں ایک چوبارے پر قیام فرمایا۔ ایک دفعہ حضور پندرہ سولہ افراد کے ساتھ اس چوبارے میں آرام فرمارہے تھے کہ شہتیر سے ٹک ٹک کی آواز آئی اس پر آپؑ نے ساتھیوں کو سختی سے نکلنے کا حکم دیا جب آپؑ کے ساتھی نکل گئے تو آپؑ نے باہر آنے کا قصد کرتے ہوئے ابھی دوسرے زینے پر ہی قدم رکھا تھا کہ اس کی چھت دھڑام سے آگری اور آپ معجزانہ طور پر بچ گئے ‘ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 81)

ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا ایک دن بارش ہورہی تھی جس کمرے میں مَیں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی سارا کمرہ دھوئیں کی طرح ہوگیا گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا اسی وقت وہ بجلی ایک مندر پر گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے لئے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا بجلی تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر پڑی اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہوگیا۔‘(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 235)

’مولوی محمد حسین بٹالوی نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو قتل کرانے کی بھی متعدد بار سازش کی چنانچہ مولوی عمرالدین شملوی کی شہادت ہے کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور حافظ عبدالرحمٰن صاحب سیاح امرتسری آپس میں باتیں کررہے تھے کہ مرزا صاحب کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے کہا میں بتاتا ہوں مرزا صاحب اعلان کرچکے ہیں کہ میں مباحثہ نہیں کروں گا اب انہیں مباحثے کا چیلنج دے دو اگر تو وہ تیار ہو گئے تو انہیں کا قول یاد دلا کر انہیں نادم کیا جائے کہ ہم پبلک کو صرف یہ دکھانا چاہتے تھے کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں اور اگر مباحثے سے انکار کیا تو ہم یہ اعلان کردیں گے کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کا حوصلہ نہیں مولوی عمرالدین نے کہا مجھے کہو تو میں جا کر انہیں مار آتا ہوں جھگڑا ہی ختم ہو جائے اس پر وہ کہنے لگے تمہیں کیا معلوم ہم یہ سب تدبیریں کرچکے ہیں کوئی سبب ہی نہیں بنتا۔ یہ سنتے ہی مولوی عمرالدین صاحب کے دل میں حضورؑ کی صداقت کا یقین ہوگیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی اس حسرت کا دوبارہ اظہار کرکے اور عیسائی حکومت کو آپؑ کے قتل پر اُکسا کر 1897 میں لکھا

’’حکومت وسلطنت اسلامی ہوتی تو ہم اس کا جواب آپ کو دیتے۔ اسی وقت آپ کا سر کاٹ کر آپ کو مردار کرتے۔ سچے نبی کو گالیاں دینا مسلمانوں کے نزدیک ایک ایسا کفر اور ارتداد ہے جس کا جواب بجز قتل اور کوئی نہیں۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 390)

حضرت اقدسؑ 1891 میں دہلی تشریف لے گئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپؑ کو اطلاع دیئے بغیر جامع مسجد میں مباحثے کا اعلان کر دیا۔ آپؑ اس میں جانے کے اخلاقاً پابند نہیں تھے تاہم دعوت الی اللہ کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے وہاں جانے کا فیصلہ فرمایا۔ مخالفین انتہائی اشتعال انگیز تقریریں کرکے عوام کو شرارت پر اُکسا رہے تھے۔ دہلی میں آپؑ کے گھر کا محاصرہ کرکے فساد کے لئے تیار تھے۔ آپؑ یہ شوروشر دیکھ کر بالاخانے پر تشریف لے گئے ہجوم کواڑ توڑ کر گھر کے اندر گھس گیا اور کچھ لوگ بالاخانے تک پہنچ گئے۔ اس صورت حال میں مباحثہ ناممکن تھا۔ بالآخر 20 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔ آپؑ کو پیغام آنے لگے کہ آپؑ جامع مسجد ہرگز نہ جائیں آپؑ کی جان کو خطرہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے اس شیر نے فرمایا

’کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واللّٰہ یعصمک من الناس اللہ تعالیٰ کی حفاظت کافی ہے۔‘ (تذکرۃ المہدی حصہ اول ص 250)

آپؑ اپنے احباب کے ساتھ بگھیوں میں مسجد کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کئی بدبخت گھات میں بیٹھ گئے کہ حضور پر فائر کریں گے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ جس راہ حضرت اقدس اور آپ کے خدام کو جانا تھا بگھی والوں نے کہا کہ ہم اس راہ سے نہیں جائیں گے اس طرح آسمانی حفاظت نے آپ کی جان کو محفوظ رکھا۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 423 تا 425 کا خلاصہ)

یہ بھی 1891ء کا واقعہ ہے لدھیانہ میں ایک گنوار شخص مخالفانہ تقاریر سن کر جوش میں آگیا اور وہ لٹھ لے کر حضرت اقدسؑ کے بالاخانے میں پہنچ گیا۔ آپؑ اس وقت حاضرین کو وعظ و نصیحت فرمارہے تھے وہ بیٹھ کر سننے لگا کچھ دیر بعد وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر ہاتھ میں آگیا آپؑ کا خطاب ختم ہوا تو کہا:

’میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپؑ کو قتل کرڈالوں اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپؑ کی تقریر کے فقرات مجھ کو

پسند آئے اور میں زیادہ سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپؑ کی ان تمام باتوں کو سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بے جا دشمنی سے بھرا ہوا تھا آپؑ بے شک سچے ہیں اور آپؑ کی باتیں سچی ہیں میں بھی آپؑ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔' (ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادقؓ ص 15,14)

## دشمنوں کے آٹھ حملے

'کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں میرے پر خون کا مقدمہ دائر کیا گیا میں اس سے بچایا گیا۔ بلکہ بریت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی۔ اور قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا جس کی سزا چھ ماہ قید تھی اس سے بھی میں بچایا گیا اور بریت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی اسی طرح مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک فوج داری مقدمہ میرے پر چلایا گیا آخر اس میں بھی خدا نے مجھے رہائی بخشی اور دشمن اپنے مقصد میں نامراد رہے اور اس رہائی کی پہلے مجھے خبر دی گئی پھر ایک مقدمہ فوج داری جہلم کے ایک مجسٹریٹ سنسار چند نام کی عدالت میں کرم دین نام کے ایک شخص نے مجھ پر دائر کیا اس سے بھی میں بری کیا گیا اور بریت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دی اسی طرح میرے دشمنوں نے آٹھ حملے میرے پر کئے اور آٹھ میں ہی نامراد رہے اور خدا کی وہ پیشگوئی ہوئی جو آج سے پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے یعنی یہ کہ ینصرک اللّٰہ فی مواطن کیا یہ کرامت نہیں؟' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن 22 صفحہ 189)

خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا جیسا کہ ابراہیمؑ اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔

'بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے۔ بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمے بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں بعض مولوی میری موت کی جھوٹی پیشگوئیاں کرتے رہے بعض مسجدوں میں میرے مرنے کے لئے ناک رگڑتے رہے بعض نے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے پس کیا یہ ایک عظیم الشان معجزہ نہیں ہے۔' (اربعین۔ روحانی خزائن 17 صفحہ 394)

## پانچ پر خطر موقعے

یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی (1) اول وہ موقع جب کہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا (2) دوسرے وہ موقع جب کہ پولیس نے ایک فوج داری مقدمہ جو مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں مجھ پر چلایا تھا (3) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا (4) چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں مجھ پر کیا تھا (5) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔' (روحانی خزائن 23 چشمۂ معرفت صفحہ 263)

ہے سر رہ پر مرے وہ خود کھڑا مولا کریم
اے مرے بد خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

# دِلّی کے ایک بزرگ کا کشف

پرانے زمانہ میں دِلّی کے ایک بزرگ گزرے ہیں اُن کے ایک مُرید نے ایک دفعہ کہا کہ ہمارا خیال غلط ہے کہ کرشن جی اور رام چندر جی ہندوستان کے نبی تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک آگ جل رہی ہے اور کرشن جی تو اُس کے اندر جل رہے ہیں اور رام چندر جی اُس کے کنارے کھڑے ہیں وہ بزرگ کہنے لگے تم نے اس خواب کی تعبیر غلط سمجھی ہے۔ آگ کے معنے محبت الٰہی کی آگ کے ہیں اور اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ حضرت کرشنؑ خدا تعالیٰ کی محبت میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور رام چندر جی اُن سے کم درجہ رکھتے تھے ۔ اب دیکھو پرانے زمانہ کے اولیاء بھی یہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان میں حضرت کرشنؑ اور حضرت رام چندر خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور محبتِ الٰہی کی آگ نے اُن کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

اسی طرح چین میں کنفیوشس کو پیش کیا جاتا ہے گو چینی زبان میں آپ کا نام نبی کی بجائے کچھ اَور رکھا گیا ہے اور آپ کو زیادہ تر اُستاد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مگر اسی کو عربی زبان میں "نذیر" اور "ہادی" کہتے ہیں۔ اسی طرح برما اور سیلون میں حضرت بدھ علیہ السلام کو پیش کیا جاتا ہے کہ وہ خدا رسیدہ انسان تھے اور خدا کا کلام اُن پر نازل ہوتا تھا۔ گو بدھ علیہ السلام بہار میں پیدا ہوئے ہیں مگر بہر حال جن قوموں نے انہیں مانا وہ اُن کیلئے ہادی ہی تھے۔ ہندوستان نے بھی ایک دفعہ اُن کو مان لیا تھا لیکن بعد میں آپ کے ماننے والوں کو اُس نے ملک سے نکال دیا۔ چنانچہ اُن میں سے بعض تبت چلے گئے، بعض برما چلے گئے، کچھ سیلون یا جاپان چلے گئے۔

غرض قرآن کریم نے اس ایک آیت میں ہی تمام مذہبی تاریخِ عالَم بیان کر دی اور سب تاریخوں پر روشنی ڈال دی۔ اب اگر ایک عیسائی یا ہندو چین جاتا ہے اور وہاں کنفیوشس کا ذکر سُنتا ہے تو وہ اپنی کتاب کے بچاؤ کی فکر میں پڑ جاتا ہے کیونکہ اس نے انجیل اور وید میں پڑھا ہوتا ہے کہ خدا صرف عیسائیوں اور ہندوؤں کا خدا ہے باقی قوموں کا خدا نہیں لیکن اگر کوئی مسلمان غیر قوموں میں جاتا ہے اور وہاں اُن کے ہادیوں کا ذکر سُنتا ہے تو بجائے کوئی فکر کرنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میری کتاب کی سچائی ظاہر ہوگئی۔ مجھے تاریخِ عالَم میں تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی خود اِن قوموں نے میرے سامنے اپنے ہادی پیش کر دیئے اور میری کتاب کی سچائی ظاہر کر دی۔ چین والے کنفیوشس کو پیش کرتے ہیں، برما اور سیلون والے بدھ علیہ السلام کو پیش کرتے ہیں تو ہندو کو فکر پڑ جاتی ہے، یہودی کو فکر پڑ جاتی ہے کہ یہ کیا ہؤا ہمیں تو بڑی مشکل پیش آگئی۔ لیکن ایک مسلمان جہاں کہیں جاتا ہے اُسے کوئی فکر نہیں ہوتی۔ اُس کے سامنے کنفیوشس کا نام پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اُس کے سامنے زرتشت کا نام پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ کرشنؑ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ رام چندر جی کا نام آتا ہے تو کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بدھؑ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے میری کتاب میں یہی لکھا ہے کہ ہر قوم میں ہادی آئے ہیں مجھے کوئی تلاش نہیں کرنی پڑی۔ ہندوؤں نے آپ ہی پیش کر دیا ہے کہ ہمارے اندر کرشنؑ اور رامچندر جی وغیرہ آئے ہیں، بُدھوں نے آپ ہی پیش کر دیا ہے کہ ہمارے اندر بدھ گزرے ہیں، عیسائیوں نے آپ ہی پیش کر دیا ہے کہ ہمارے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام گزرے ہیں، یہودیوں نے آپ ہی پیش کر دیا ہے کہ ہمارے اندر موسیٰ علیہ السلام گزرے ہیں، یونانیوں نے آپ ہی پیش کر دیا ہے کہ ہمارے اندر سقراط گزرا ہے۔

(سیر روحانی 12 صفحہ 15,14، تقریر فرمودہ مؤرخہ 28 دسمبر 1985ء بر موقع جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ)

# ذیابیطس، اثرات اور علاج

عزیز احمد طاہر (ڈی ہوم لنڈن)

ذیابیطس کا مرض پوری دُنیا میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ڈبلیو ایچ او (عالمی مجلس صحت) کی رپورٹ کے مطابق 2000ء میں دُنیا بھر میں 7.17 کروڑ افراد اس مرض میں مبتلا تھے۔ذیابیطس کا مرض ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں ترقی پذیر ممالک میں زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔2000ء میں ترقی پذیر ممالک میں 52 لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا تھے۔ڈبلیو ایچ او کے مطابق 2030ء میں یہ تعداد بڑھ کر 48.1 کروڑ ہو جائے گی۔

ذیابیطس کا حملہ انسانوں پر اُس وقت ہوتا ہے جب لبلبہ جو پیٹ کے بالکل نیچے ہوتا ہے اپنا کام بخوبی انجام نہیں دے سکتا، یعنی لبلبہ انسولین بنانا بند یا کم کر دیتا ہے۔انسولین کا کام خون میں موجود گلوکوز کو مختلف خلیات میں پہنچانا ہوتا ہے۔لہٰذا اس کی کمی سے خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ایک صحت مند انسان کے 100 ملی میٹر خون میں 110 ملی گرام یا اس سے کم گلوکوز موجود ہوتا ہے۔یہ مقدار اس وقت ہوتی ہے جب کھانا کھانے کو 8 سے 10 گھنٹے گزر چکے ہوں یعنی فاسٹنگ میں۔ لیکن ذیابیطس کے مریضوں میں یہ مقدار کم از کم 126 ملی گرام یا اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔عام طور پر اس مقدار کو 200 سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے۔اگر یہ مقدار 200 سے بڑھ جائے تو پیشاب کے ذریعے خارج ہونے لگتی ہے۔

ایک سروے کے مطابق ذیابیطس کی بیماری مندرجہ ذیل افراد کو لاحق ہونے کے خطرات زیادہ ہیں۔

ایسے افراد جن کا وزن حد سے تجاوز کر چکا ہو یعنی وہ افراد جو موٹاپے کا شکار ہوں۔

اگر خاندان میں یہ بیماری موروثی پائی جاتی ہو یعنی خاندان کے قریبی رشتہ دار، والدین وغیرہ اس مرض کا شکار ہوں۔

جن افراد کی ایسی جگہ رہائش ہو جہاں زیادہ تر افراد اس مرض کا شکار ہوں۔

ایسی خواتین جن کے بچوں کا پیدائش کے وقت وزن 9 پونڈ یا اس سے زیادہ ہو۔

ایسی خواتین جنہیں دورانِ حمل ذیابیطس کی شکایت ہو جائے۔

ایسے افراد جو ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہوں۔

ایسے افراد جن کے خون میں ایچ ڈی ایل (ہائی ڈینسٹی لیپر وٹین) ۳۵/۱۰۰ ملی گرام یا اس سے کم ہو، اور جن کے خون میں ٹرائی گلیسرائیڈ ۲۵۰ ملی گرام سے زیادہ ہو۔ایسے تمام افراد پر ذیابیطس بہت جلد حملہ آور ہو سکتی ہے۔

لہٰذا ایسے افراد کو مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئے۔

سب سے پہلے اپنا وزن کم کریں۔

اس مقصد کے لئے کھانے میں کیلوریز (حرارے) کم کر دیں۔ایسی غذا استعمال کریں جو خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھنے نہ دے، مثلاً ہری ترکاری، بھوسی کے آٹے کی روٹی، دالیں، پِسے ہوئے چاول اور ریشے دار پھل۔ایسے کھانوں کا استعمال کم کر دیں جو خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھا دیتے ہیں۔مثلاً شکر، شہد، پھلوں کا رس، سفید میدے کی روٹی اور چاول وغیرہ۔ایک وقت میں غذا کی زیادہ مقدار استعمال نہ کریں بلکہ بھوک سے کم کھائیں۔ہمیشہ پانی کھانے سے پہلے پئیں۔کھانے میں کاربوہائیڈریٹس، پروٹین اور چربی کے استعمال میں مناسب توازن ہو۔کسی ایک کی زیادتی خصوصاً کاربوہائیڈریٹ یا چربی وزن بڑھا دیتی ہے۔جتنے حرارے (کیلوریز) دن بھر میں درکار ہیں اس کا 30 فی صد چربی کے ذریعے 12 فی صد پروٹین کے ذریعے اور 58 فی صد کاربوہائیڈریٹ کے ذریعے غذا میں شامل کریں۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ریشے دار غذا بہت ضروری ہے۔

دن بھر میں 20 سے 40 گرام ریشہ کھا لینا چاہئے جو جسم میں گلوکوز بڑھنے سے روکتا ہے۔سونف کا استعمال بڑھائیں۔ایک پیالی سونف کی چائے 8 سے 15 فی صد گلوکوز کم کر سکتی ہے۔لہسن، پیاز اور ادرک کا استعمال بھی گلوکوز کو کنٹرول کرتا ہے۔گوشت کے استعمال میں کمی کریں۔ہفتے میں دو بار مچھلی، دو بار مُرغی استعمال کریں۔بھیڑ، بکری، گائے اور بھینس (لال گوشت) کے گوشت کا استعمال کم کریں، کیونکہ لال گوشت میں سیر شُدہ چربی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جو شریانوں میں پہنچ کر آسانی سے جم جاتی ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کو ہر دو گھنٹے بعد تھوڑی غذا ضرور لینی چاہئے

کیونکہ کھانے میں زیادہ وقفہ ہونے سے خون میں گلوکوز کی مقدار کم ہو جاتی ہے لیکن جب زیادہ غذا لی جائے تو گلوکوز تیزی سے بڑھنے لگتا ہے جو پروٹین اور دوسرے مرکبات کے ساتھ مل کر نقصان دہ کیمیائی ذرات بنا دیتا ہے۔ یہی عمل آنکھوں میں موتیا کا سبب بنتا ہے۔ ایسے مریض جو غذا میں دو گھنٹے سے زیادہ وقفہ نہیں کرتے موتیا اور دیگر بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

## ذیابیطس کے بُرے اثرات

ذیابیطس کی بیماری میں عموماً مریض کے پاؤں زیادہ متاثر ہوتے ہیں تقریباً 25 سے 30 فی صد مریض پاؤں کی تکالیف سے دوچار ہوتے ہیں۔ دراصل ذیابیطس میں پاؤں میں خون کی گردش کافی سُست ہو جاتی ہے اور پاؤں جلد سُن ہو جاتے ہیں۔ پاؤں میں محسوس کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے مریض چھوٹے زخم، دانے یا چوٹ کو محسوس نہیں کرتے اور زخم بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ماحول میں موجود بیکٹیریا وہاں پہنچ کر بڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ اس طرح اُن کو کافی گلوکوز مل جاتا ہے جس کے باعث انفیکشن بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ذیابیطس کے مریضوں کو جلد کی بیماریوں سے صحت یابی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ جلد خشک اور پاؤں سُوج جاتے ہیں۔

پاؤں کی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ذیابیطس کے مریضوں کو مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہیے:

روزانہ پاؤں دھونا، خشک کرنا اور صاف رکھنا۔ اگر رات کو پاؤں ٹھنڈے ہونے لگیں تو موزے پہن لیں تاکہ دورانِ خون بہ آسانی وہاں تک ہو سکے۔ ہلکی کریم استعمال کریں مگر انگوٹھے اور اُنگلی کے بیچ میں نہ ہو۔ پاؤں کی سوجن خون کی گردش کم ہونے کی علامت ہے۔ اس کو دُور کرنے کے لئے ہلکی پھلکی ورزش مثلاً چہل قدمی سے پاؤں کی سوجن کم کی جا سکتی ہے۔ جوتے ہمیشہ آرام دہ استعمال کریں۔ ننگے پاؤں چلنا پاؤں کے لئے مُضر ثابت ہو سکتا ہے۔ زخم کو ہرگز نہ چھیڑیں۔ ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔

ذیابیطس کے تقریباً 33 فی صد مریضوں میں 8 سے 10 برس کا عرصہ گزرنے کے بعد کسی نہ کسی درجے کی گردے کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں ذیابیطس گردے فیل ہونے کی اہم ترین وجہ ہے۔ اگر ذیابیطس کا ابتدائی مرحلے میں علاج کرا لیا جائے تو گردوں کے مرض سے بچا جا سکتا ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے گردے کی خرابی کی پہلی علامت پیشاب میں پروٹین کا غیر معمولی اخراج ہے جبکہ ایک صحت مند شخص کے پیشاب میں پروٹین نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

ذیابیطس کے مریض کا بلڈ پریشر بھی بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور پیشاب میں بہت زیادہ پروٹین خارج ہونے کی وجہ سے خون میں پروٹین کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم پر خصوصاً پاؤں یا صبح کے وقت چہرے اور خاص طور پر آنکھوں کے گرد ورم آ جاتا ہے۔ گردوں کی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھا جائے۔ اگر مریض کو اس کے ساتھ ہائپر ٹینشن کا عارضہ بھی لاحق ہو تو اُوپر کا بلڈ پریشر 130 سے کم اور نیچے کا بلڈ پریشر 85 سے کم ہونا چاہئے۔ اگر پیشاب میں پروٹین خارج ہو رہی ہے تو بلڈ پریشر 80/120 سے کم ہونا چاہیے۔

ذیابیطس سے کسی بھی مریض کی آنکھ میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر اِن عوامل کی موجودگی سے آنکھوں کے امراض پیدا ہونے کے خطرات میں اضافہ ہو سکتا ہے اور مریض کی بینائی کمزور اور ختم ہو جاتی ہے۔

ایسے مریض جن کا ذیابیطس پر کنٹرول کم ہو اور ان کے خون اور پیشاب میں شکر کی مقدار زیادہ ہو۔

ایسے مریض جو طویل عرصے تک مثلاً 15 برس سے زیادہ عرصہ تک ذیابیطس میں مبتلا رہے ہوں۔

ایسے مریض جنہیں ذیابیطس کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر بھی ہو۔

ایسی مریض خواتین جو ذیابیطس کے ساتھ حاملہ بھی ہوں۔

ایسے مریض جو ذیابیطس کے ساتھ سگریٹ نوشی بھی کرتے ہوں۔

ایسے مریض جن کے ذیابیطس کی وجہ سے گردوں اور اعصاب کو نقصان پہنچا ہو۔

لیکن اگر کسی کی ذیابیطس کنٹرول میں ہے تو وہ اپنی بینائی کا تحفظ کر سکتا ہے۔

ذیابیطس کا مریض امراضِ قلب کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض کے زخم دیر سے بھرتے ہیں۔ چھوت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے بلکہ زخم بگڑ کر گنگرین بن جاتے ہیں۔ جن کا علاج مشکل اور بعض اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض کو اعصابی شکایات بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔

علاج:

عموماً ذیابیطس کے مریضوں کو علاج کے اعتبار سے تین گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔پہلے گروپ میں وہ مریض شامل ہوتے ہیں جن کے مرض کو غذائی پرہیز اور دوسری احتیاطوں سے کنٹرول کیا جا سکتا ہو۔دُوسرے گروپ میں وہ مریض شامل ہیں جن کا مرض غذائی علاج کے پرہیز کے ساتھ خون میں شکر کی مقدار کم کرنے والی گولیوں کے استعمال سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔تیسرے گروپ میں وہ مریض شامل ہیں جنہیں غذائی پرہیز کے ساتھ انسولین کے انجکشن تجویز کئے جاتے ہیں۔لیکن ذیابیطس کا اصل علاج غذا کا پرہیز اور ورزش ہے۔اِن تدابیر سے اگر مرض قابو میں نہ آئے تو پھر انسولین یا ذیابیطس کی خوردنی دوائیں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ایسی متوازن غذا تجویز کی جاتی ہے جس میں ریشہ اور مرکب نشاستے دار اشیاء زیادہ لیکن چکنائی کم ہو۔ایسی خوراک مریض کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔مرکب نشاستے دار اشیاء سے مُراد وہ اشیاء ہیں جن میں نشاستے کے علاوہ حیاتین،ریشہ اور معدنی نمک بھی موجود ہو۔محض خالص نشاستہ نہ ہو۔سادہ نشاستہ دار اشیاء جلد ہضم ہو کر اور گلوکوز بن کر خون میں شامل ہو جاتی ہیں۔ان میں شکر،گُڑ،شہد،شربت،راب شیرہ،کنڈنسڈ ملک،میٹھے مشروبات،ڈبہ بند پھل جیم،جیلی،مربّہ جات،سوئیٹس،میٹھے بسکٹ،کیک، پیسٹری،مٹھائیاں وغیرہ شامل ہیں۔ذیابیطس کے مریض کو ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مصفا مرکب نشاستے دار اشیاء سادہ نشاستے دار اشیاء کے مقابلہ میں دیر سے ہضم ہوتی ہیں۔لیکن ریشہ دار اشیاء کے مقابلہ میں ان کے ہضم ہونے کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ذیابیطس کے مریض کو چاہیے کہ ایک وقت میں ایسی اشیاء زیادہ مقدار میں نہ کھائے ورنہ ان سے خون میں شکر کی مقدار بڑھ جائے گی۔ان اشیاء میں سفید چاول،میدہ،چھنا ہوا آٹا ، بسکٹ،میدے سے بنے ہوئے نوڈلز،نمک پارے،کریکر بسکٹ،چھلکا اُترے آلو،شکر قندی،کارن فلیکس وغیرہ شامل ہیں۔ زیادہ ریشے دار مرکب نشاستے دیر سے ہضم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خون میں گلوکوز جذب کرنے کی رفتار سُست رہتی ہے۔ذیابیطس کے مریضوں کو ایسی غذا استعمال کرنی چاہیے جن میں سُرخ اور بھورا چاول،بے چھنا آٹا،گندم کا دلیہ،بے چھنے آٹے کی سویاں،نوڈلز،بسکٹ جو خاص طور پر ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بنائے گئے ہوں۔دالیں،تازہ مٹر،سیم کی پھلیاں،چنے،سویا بین،چھلکوں والے آلو وغیرہ شامل ہیں

ذیابیطس کا شمار ان چند امراض میں ہوتا ہے جو ذرا سی غفلت سے انتہائی مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔لیکن خاطر خواہ توجّہ سے انسان اس بیماری کے ساتھ لمبی اور آسان زندگی بسر کر سکتا ہے۔یوں تو سب ہی بیماریوں کا براہ راست تعلق خوراک سے ہوتا ہے۔اگر موزوں اور متوازن خوراک وقت پر لی جائے تو امراض کی شدت میں کمی ہو سکتی ہے۔غذا اور ذیابیطس کا بہت گہرا رشتہ ہے۔ڈاکٹروں اور مریضوں کا تجربہ ہے کہ غذا میں مناسب تبدیلی،اوقات کی پابندی اور ورزش میں باقاعدگی سے اس بیماری پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

## تقریبِ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے چھوٹے پوتے عزیزم عطاء السلام قریشی ولد عزیزم مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے بعمر پانچ سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔عزیز کی آمین رمضان المبارک میں چار جولائی ۲۰۱۵ء کو بیت محمود ڈیٹرائٹ (مشی گن) میں ہوئی۔مکرم منصور احمد قریشی صاحب صدر جماعت نے قرآن پاک سنا از راہِ شفقت بچے کو قرآن کریم تحفہ دیا اور دعا کروائی۔عزیز عطاء السلام مکرم ناصر احمد قریشی صاحب کا پوتا اور مکرم عبد الخالق بٹ صاحب آف کراچی کا نواسا ہے۔وقفِ نَو تحریک میں شامل ہے۔احباب کرام سے اس بچے اور اس کے بھائیوں کے خادمِ دین' صالح' صحت مند اور باعمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار امتہ الباری ناصر

## موصیان متوجہ ہوں

تمام موصیان سے گذارش ہے کہ مالی سال 15-2014 کے چندہ حصہ آمد پر مبنی جدول ج (Schedule C Form) جلد مکمل کر کے اپنے مقامی سیکرٹری وصایا کے حوالے کر دیں۔ قبل ازیں گذشتہ اگست میں تمام موصیان کی Finanical Statements مقامی سیکرٹریان وصایا کو اس ہدایت کے ساتھ بھجوا دی گئ تھیں کہ ہر موصی کو فوری طور پر ان کی Statement مع فارم پہنچا دیں۔ تاہم اگر آپ کو اب تک اپنی Statement موصول نہیں ہوئی تو فوری طور پر اپنے مقامی وصایا سیکرٹری (یا صدر جماعت) سے رابطہ کریں۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ جدول ج (Schedule C Form) ہر سال مرکز کو بھجوانا موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کا نافذالعمل قاعدہ حسب ذیل ہے۔ ہر موصی کے لئے لازم ہو گا کہ وہ سالانہ اصل آمد حسب نمونہ جدول ج پُر کر کے دفتر کو بھجوائے۔ فارم اصل آمد نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن کو اختیار ہو گا کہ وہ مناسب تنبیہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب کارروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔(قاعدہ نمبر 68)۔

نیشنل سیکرٹری وصایا، جماعت احمدیہ امریکہ

## صادق باجوہ کی شاعری۔ دو نئی کتب کا تعارف

صادق باجوہ کی شاعری پر پہلی کتاب "میزانِ شناسائی" 2008ء میں طبع ہو کر ادبی حلقوں میں پسندیدگی کی سند حاصل کر چکی ہے۔ اب ان کی شاعری پر دو نئی کتب شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کا مختصر تعارف پیش ہے۔

کاسۂ نمناک: کاسۂ نمناک میں یکصد غزلیں چند ایک نظمیں اور قطعات شامل ہیں۔ کتاب کا دیدہ زیب سرورق جناب ارشد خالد ایڈیٹر انٹرنیشنل عکاس اسلام آباد نے فراہم کیا ہے۔ صادق باجوہ کی شاعری پر مندرجہ ذیل مشہور و معروف نامور شعرا نے اپنی آرا کا برملا اظہار کیا ہے:

۱۔ ڈاکٹر محمد وسیم انجم۔ صدر شعبہ اردو وفاقی یونیورسٹی۔ اسلام آباد۔ پاکستان

۲۔ ڈاکٹر عبداللہ جاوید۔ کینیڈا

۳۔ ڈاکٹر محمد الطاف یوسفزئی۔ شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ پاکستان

۴۔ جناب باقر زیدی۔ میری لینڈ

۵۔ ڈاکٹر رضیہ اسماعیل۔ برمنگھم برطانیہ

۶۔ جناب اکرم ثاقب۔ واشنگٹن ڈی سی

کاسۂ نمناک 256 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی طباعت بہت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ کتاب کا ہدیہ: 12.00$

متاعِ دل: متاعِ دل حمدیہ نظموں، نعتوں اور حضرت مسیحِ موعودؑ اور خلفائے سلسلہ احمدیہ سے متعلق نظموں پر مشتمل ہے۔ جماعتی تقریبات شہدائے احمدیت، جماعت کی نامور شخصیات سے متعلق نظمیں نیز عزیز و اقارب اور پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں سے متعلق نظمیں شامل ہیں۔ کتاب میں جناب پروفیسر مبارک احمد عابد، جناب خالد عطا، جناب مبشر احمد کے تبصروں اور آرا کے ساتھ ساتھ جناب عبد الرب استاد پروفیسر گلبرگہ یونیورسٹی حیدر آباد۔ انڈیا کے صادق باجوہ کی شاعری پر ایک مضمون سے اقتباس بھی شامل ہے۔ کتاب کا ہدیہ: 8.00$

# کاسۂ نمناک

صادق باجوہ

کاسۂ نمناک

صادق باجوہ

صادق باجوہ نے اپنے پہلے مجموعہ کلام 'میزان شناسائی' سے شہرت پائی اوراب دوسرے مجموعہ 'کاسۂ نمناک' میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے جوہر بکھیر رہے ہیں۔ 'کاسۂ نمناک' میں صادق باجوہ نے اپنی شاعری میں اشکوں سے بھری داستان رقم کردی ہے جو قاری کو متاثر کرتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قاری کے دل کی آواز ہو۔ شاعر نے استعارات اور تشبیہات کا عمدہ استعمال کیا ہے اور بیان انتہائی سادہ اور پُروقار ہے جو دل کو موہ لیتا ہے اوراشعار دل ودماغ پر نقش ہوجاتے ہیں۔ صادق باجوہ کا اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کا برملا اظہار ہے۔ شاعر اپنے دکھ درد کے ساتھ ساتھ اپنے عزیز واقارب کی مشکلات اور مصائب کا نہ صرف اظہار کرتے ہیں بلکہ ان مشکلات سے نجات کا مشورہ بھی دیتے ہیں۔ یہ اپنی روایات سے جڑے ایسے شاعر ہیں جو جدید عصری مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس طرح 'کاسۂ نمناک' کا شاعر ایک ہمدرد شاعر ہے جو دوسروں کی بے چینی پر تلملا اٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا تخلیقی سفر رواں دواں رکھے سدا۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد وسیم انجم

صدر شعبہ اُردو وفاقی اُردو یونیورسٹی۔اسلام آباد

۱۶ مئی ۲۰۱۴ء

ISBN 819297351-4

9 788192 973517 17

KASA-E-NAMNAK

SADIQ BAJWA

Dr. Robert George, Chairman, U.S. Commission on International Religious Freedom

Brian Bachman, Director, Office of International Religious Freedom, U.S. State Department

Joseline Peña-Melnyk, Member, Maryland House of Delegates

R. Harry Reynolds, Head of Information, Permanent Mission of Ghana to United Nations
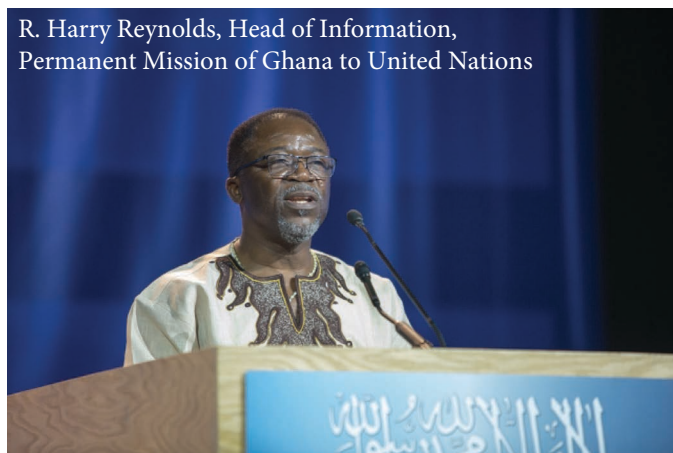
Patty Kim, Member, Pennsylvania House of Representatives

Professor David Carlson, Franklin College